یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداران سے " عہ
" " ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب
(مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث
امرتسر ہونی چاہیے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

ورد ما ہمہ حدیث مصطفیٰ ہے

جلد ۱۲ نمبر ۳

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند منت درج ہوں گے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

امرتسر مورخہ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

دھلی کے دو اشتہار

عید گذشتہ کے موقع پر دہلی سے دو اشتہار نکلے جو دفتر اہلحدیث امرتسر میں بھی پہنچے ایک اشتہار حاجی عبد الغنی صاحب متولی عیدگاہ دہلی کا ہے جسمیں عید کے متعلق چند مسائل کا بطریق حنفی مذہب ذکر ہے اوس کے جواب میں ایک اشتہار عظیم احمد عبد الستار کا ہے جس کو منجانب اہلحدیث کہا گیا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ جو مسائل دوسرے اشتہار میں درج ہیں اہلحدیث کی جماعت کے ہاں معمول بہا ہیں مگر جس عنوان اور طرز سے ان مسائل کو لکھا گیا ہے اہلحدیث کو پسندیدہ نہیں عنوان ہی میں لکھتے ہیں "مقابلہ حنفیہ و نبی معصوم" اس اشتہار کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے لکھنے والے کو اشاعت سنت کا شوق تو ہے مگر ڈھب نہیں۔ خواہ مخواہ دل آزار طریق سے مقابلہ کرنے کی کیا غرض تھی کافی تھا کہ جس طرح حاجی عبد الغنی صاحب نے حنفی مسائل کا اشتہار دیا تھا اہلحدیث صاحب بھی نفس مسائل مع دلائل لکھکر شائع کر دیتے محض اشاعت خیالات سے کسی کا نہ میں تحریک ہوئی نہ اب ہم مشتہر صاحب اتنا تو خیال فرما لیتے کہ قرآن مجید میں تبلیغ کا طریق خدائے عالم الغیب نے کیا فرمایا ہے غور سے سنئے

قُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا

یاد رکھئے فی انفسہم کی طرف بلیغاً کا تعلق ہے مطلب یہ ہے کہ تبلیغ کے وقت ایسی بات کہو جو سننے والے کے اندر اتر جائے اور سنئے۔

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى

نرم کلامی پر تفریع بتلائی ہے تذکر اور خوف خدا آپ خود ہی خیال فرما دیں کہ انکا مندرجہ ذیل اقتباس کہاں تک بلیغ ہے جو آپنے شروع اشتہار میں لکھا ہے کہ۔

"ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ عید کے موقع پر جو اشتہارات منجانب مقلدین نکلے ہیں انکا مطلب سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ صاف و صریح کھلم کھلا ہمارے نبی معصوم کی مخالفت کی جائے"

اسی عنوان سے کوئی مضمون ہمارے حق میں یوں لکھا جائے کہ غیر مقلدین کی طرف سے جو تحریر نکلتی ہے اسکا مطلب صرف یہی ہوتا ہے کہ اسلام کی مخالفت کیجائے تو مشتہر صاحب ہمکو بتا دیں کہ اونکے دل کا کیا حال ہوگا۔ میں اپنے دل کا پتہ دیتا ہوں کہ ایسا عنوان سنتے ہی میرا دل اس سے ہدایت پانے کی بجائے انتقام لینے کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ مختصر یہ کہ ہمارے بھائی اگر دل سے چاہتے ہیں کہ توحید و سنت کی اشاعت ہو تو اشاعت کرنے میں خود بھی سنت نبوی پر عمل کیا کریں۔ اسیلئے اہلحدیث کانفرنس کے جلسہ پشاور میں بموجودگی علماء دہلی وغیرہ یہ تجویز پاس ہو چکی ہے

AsliAhleSunnet.com

"مذہبی تحریرات اور تقریرات میں سختی اور دل آزاری پر یہ کانفرنس نفرت کا اظہار کرتی ہے۔"

بھائیو! خاکسار اڈیٹر اہلحدیث کو بھی اشاعت توحید وسنت کا شوق ہے جس کا ادنیٰ ثبوت علی سوجود ہے کہ ہندوستان میں آپ کی قومی کانفرنس کے جلسے بڑی شان سے ہو رہے ہیں۔ مگر یہ خاکسار جب دیکھتا ہے کہ ہمارے بھائی سنت کی اشاعت کرنے میں خود سنت سے خلاف کرتے ہیں تو بے ساختہ منہ کو نکلتا ہے

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

اللہ کرے لئے اشاعت سنت کو سنت کے مطابق کرو جس سے سننے والوں کا دل ہدایت کی طرف مائل ہو انتقام کی طرف نہ ہو واللہ الہادی۔

یورپی جنگ

خدا کی شان تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے لوگ کہا کرتے تھے اب تو دنیا میں ایسا امن امان ہے کہ کہیں پتہ بھی حرکت کرتا نہیں سنا جاتا گو یورپی سلطنتیں ایک دوسرے سے خائف تھیں اور اسی خوف میں اونہوں نے حد سے زیادہ فوجی اخراجات اٹھا رکھے تھے اسی وجہ سے توقع تھی کہ دنیا میں امن امان دیر تک قائم رہیگا اتنے میں جب دنیا کی بدبختی کا ستارہ چمکا تو بعض حکومتوں کو طمع دامنگیر ہوئی اور بعض نے اسی میں مصلحت سمجھی کہ طرابلس پر اٹلی حملہ کرکے فتح کرلے جس سے پولٹیکل میزان درست رہیگی مگر وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بندوں کا علم خدا کے علم کے برابر نہیں ہو سکتا اوس کی شان ہی نرالی ہے اوس کے ہاں قانون یہی قاعدہ ہے

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا

"بسا اوقات خدا ضعیفوں کو قوت دینا چاہتا ہے" اسلئے انسان اپنے منصوبوں میں بہت کم کامیاب ہوسکتا ہے یہی معنے ہیں۔

وَمَا تَشَاۗءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ

تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہو سکتا مگر جو اللہ چاہے

وہی ہوتا ہے۔

طرابلس کی جنگ ہنوز جاری تھی کہ بلقان میں شروع ہوگئی بلقانیوں اور اونکے مددگاروں نے بھی اچھا موقع سمجھا قطع نظر اختلاف مذہب اور قومیت کے بلقانی حیثیت میں ہم بھی کہیں گے کہ اونہوں نے موقع اچھا پایا کیونکہ آجکل کی سلطنتوں کا علم سیاست وہی ہے جو عرصہ ہوا **منوجی** نے اپنے دھرم شاستر میں لکھکر رواج دیا تھا۔

"جب اپنی مکمل طاقت یعنی فوج کو خورسند آسودہ اور خوشحال دیکھے اور دشمن کی طاقت برخلاف اسکے کمزور ہو جائے تب دشمن کی طرف جنگ کرنے کے واسطے کوچ کرے۔"

(منو، باب ۷ کا فقرہ ۱۷۱) (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۰۶)

اسلئے بلقانی ریاستوں نے جو سمجھا قرین مصلحت اور مروجہ پالٹیکس کے مطابق تھا کیونکہ اونکے دشمن ترک اس وقت پھنسے ہوئے تھے (بہت خوب) مگر وہاں اونہوں نے کیا کیا آہ اوس کا ذکر سنانے اور سننے کا موقع نہیں مختصر یہ کہ ہزاروں معصوم بچوں کو اور لاکھوں بے گناہوں کو تہ تیغ کرکے مٹی کا تیل ڈالکر جلا دیا انا للہ۔

اس کشت وخون کے بعد بظاہر چند روز وقفہ رہا مگر دراصل وہ وقفہ بیج کی پرورش کے لئے تھا چنانچہ اوس بیج نے سر نکالا اور ایسا سر نکالا کہ اوسکے کانٹوں میں تمام دنیا مبتلا ہوگئی ہے ابھی آئندہ کو خدا جانے کیا ہوگا بظاہر تو وہی ہے جو کسی دور اندیش نے کہا ہے ؎

آنکھ جو دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

ملکی مدبر تو اس عظیم جنگ کی بابت کچھ راہ لگا دیں مگر باطن بین اصحاب اس جنگ کو طرابلس کی جنگ کا نتیجہ سمجھکر اس مصرع پر ختم کرتے ہیں کہ ؎

طرابلس کے شہیدوں کا لہو ہے لہو ہیں

قادیانی مشن

مصری جنگ میں قادیانی تکذیب

مرزا صاحب قادیانی مسیح اپنی مسیحیت کے دلایل میں ایک بڑی زبردست دلیل یہ بھی لکھا کرتے تھے کہ قرآن شریف اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹنیوں پر سواری ترک ہو جاویگی چونکہ اب دنیا میں ریل نکل چکی ہے خصوصاً ملک حجاز میں ریل بننے کی خبر ہے تو مرزا صاحب اور اونکے مریدوں کو پختہ یقین ہوگیا تھا کہ بس اب اونٹ بالکل متروک ہو جائینگے چنانچہ گذشتہ ایام میں لاہوری جماعت نے ایک اشتہار بھی اس مضمون کا دیا تھا کہ منکرین اب کیا کہیں گے اہلحدیث میں اسی وقت جواب دیا گیا تھا کہ ملک حجاز (مکہ۔ مدینہ) میں ابھی ریل جاری نہیں ہوئی مرزا صاحب اور اونکے مریدوں نے پہلے ہی شور محشر بپا کر دیا غالباً اسیلئے خدا نے ریل بند کر دی تاکہ جناب مرزا صاحب کی تکذیب کافی ہو جائے۔

آجکل لوگوں کو جنگ خصوصاً مصری جنگ کی خبروں کا شوق محض جنگ کی حیثیت سے ہے لیکن اہلحدیث اپنے مذاق کو ہمیشہ ملحوظ رکھکر واقعات کو مذہبی رنگ میں دیکھا کرتا ہے۔ اسی بنا پر معلوم ہوا کہ مصری جنگ میں بھی قادیانی مذہب کی تکذیب پنہاں ہے کیونکہ انہی دنوں میں خبر ملی ہے کہ ترکی فوج شتر سوار آئی ہے کیونکہ دمشق سے سویز تک لق ودق ریگستان بغیر سواری اونٹوں کے طے نہیں ہو سکتا چنانچہ ترکوں نے بھی یہ سفر اونٹوں پر طے کیا ہے ثابت ہوا کہ اونٹوں کی سواری ابھی تک متروک نہیں ہوئی جس کا نتیجہ صاف ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی اپنے اصول سے بھی مسیح موعود اور مہدی مسعود یا بالفاظ دیگر اپنے دعوے میں سچے نہ تھے ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

AsliAhleSunnet.com

تنقید وید اور مسافر کا نامہ نگار تیلی کی بیل نے آنکھیں کھول دیں

اہلحدیث میں قریبًا ایک سال سے ہمارے مضامین درج ہو رہے ہیں لیکن کیا مجال کہ مسافر نے ہمارے کسی مضمون کا بھی جواب دیا ہو۔ اگر مسافر کے جواب دینے کی بابت ہمارا کوئی دوست سوال کر دیا کرتا تھا تو ہم جواب میں استاد غالب کا مندرجہ ذیل شعر مسافر کی شان میں پڑھکر سنایا کرتے تھے ؎

غالب تمہیں کہو کہ ملیگا جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے۔

ایک عرصہ سے ہمارا سلسلہ مضامین البعنوان تنقید وید اہلحدیث میں درج ہو رہا ہے۔ کئی نمبر نکل چکے ہیں لیکن ابھی تک کسی آریہ کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ شروع سے جواب دے۔ شکر صد شکر کہ مسافر (۲۳ اکتوبر) میں مسافر ودیالیہ کے ایک طالب علم کے نام سے ۹ اکتوبر کے مضمون (تنقید وید) کا جواب دیا گیا ہے۔ اس مضمون میں ہم نے تین وید منتروں پر اعتراضات کئے تھے جن میں سے دو کو تو نامہ نگار صاحب نے چھوا تک بھی نہیں شاید مسئلہ چھوت چھات مانع ہوا ہوگا ہاں البتہ ایک منتر کا جواب دیا ہے۔ جواب نقل کرنے سے پہلے ہم اس منتر کو مع اپنے اعتراض کے درج کرتے ہیں۔

اے راجہ وغیرہ منشو۔ جس طرح آج آپ لوگ اور دیگر انسان۔ روشن اگ ہماری رکھشا کریں اور وددان لوگ ہماری رکھشا کیلئے پراپت ہوں اسیطرح اس منش کو بھی سب قسم کی حفاظت اور دھن پراپت ہو۔

(یجر وید ادھیائے ۳۳ منتر ۵۲)

نوٹ۔ منتر ہذا بقول آریہ صاحبان پرمیشور کی طرف سے خیال کیا جاوے تو ماننا پڑیگا تسلیم کرنا ہوگا کہ پرمیشور راجہ وغیرہ سے رکھشا (مہربانی) کرنے کی درخواست کر رہا ہے اور اگر پرمیشور کی طرف سے نہ مانا جاوے تو وید کلام الٰہی کہنا غلط ہے (اہلحدیث ۹۔ اکتوبر)

اس کا جو جواب مہاشے مذکور نے دیا ہے بلفظہ درج ذیل ہے ملاحظہ ہو۔

"اس منتر کے ذریعہ ایشور لوگوں کو ہدایت کرتا ہے کہ کسی غریب آدمی کے واسطے اوس کے عزیز و دوست مکر راجہ اور عالموں سے استدعا کریں کہ جس طرح آج آپ لوگ ہماری رکھشا کرتے ہیں اسیطرح اس کی بھی کریں گویا کہ پرمیشور تمام لوگوں کو راجہ و عالموں سے رکھشا و امداد مانگنے کی تعلیم و تلقین کرتا ہے کہ جیسا آرام سب اپنے واسطے چاہیں ویسا ہی دوسروں کیواسطے بھی چاہیں۔ (ماخوذ از مسافر ۲۳۔ اکتوبر)

جناب من! ہم نے آجتک جس قدر اعتراضات وید منتروں پر کئے ہیں وہ محض اسی طریق پر کئے ہیں جس طرح کہ رشی ۱۰۸ مہرشی سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج نے قرآن مجید پر کئے تھے اگر آپ جواب دینے سے قبل سوامی جی کے معیار صداقت کو پیش نظر رکھے ہوتے تو ہرگز جواب میں ایسا نہ لکھتے۔ سوامی جی کے اعتراضات کا نمونہ دکھانے کو ان کا سب سے پہلا اعتراض لکھا جاتا ہے۔ آپنے قرآن شریف کی بسم اللہ کا ترجمہ (شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے) لکھکر یہ اعتراض کیا تھا کہ۔

"مسلمان لوگ ایسا کہتے ہیں کہ یہ قرآن خدا کا کلام ہے لیکن اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی دوسرا ہے کیونکہ اگر خدا کا بنایا ہوتا تو شروع ساتھ نام اللہ کے ایسا نہ لکھتا بلکہ شروع واسطے ہدایت انسانوں کے ایسا کہتا۔ (ستیارتھ سمولاس ۱۴)

مہربانمن جو اعتراض سوامی جی نے اسجگہ کلام پاک کے الہامی ہونے کی بابت کیا تھا وہی اعتراض کسی قدر تغیر کے ساتھ منتر مذکورہ بالا پر ہم نے ویدوں کے کلام انسانی ہونے کی بابت کیا ہے سے کہئے اس کا کیا جواب۔

آپ نے ایک جگہ ہم سے شکایت بھی کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں۔

اول تو آپ نے ایک عبارت مذکورہ بالا ایسی مترجم کتاب سے نقل کی ہے جس کا ترجمہ ہمارے لئے مستند نہیں اور جس میں جگہ بجگہ عبارت کو توڑنے مروڑنے کی کوشش ظاہر ہے لیکن خیر اگر آپ اسکے دو منتر قبل دیکھ لیتے تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ وہاں صاف لکھا ہے کہ اب راج پرش کیسے ہوں اسپر کہا جاتا ہے (مسافر ۲۳ اکتوبر)

ہم جو وید منتر درج کیا کرتے ہیں وہ آریوں کے ترجمہ ہیں میرے یا کسی مسلمان کے نہیں۔ پس جب تک وہ غلط ثابت نہو جائے آپ کو غیر مستند کہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

بموجب آپکے لکھنے کے ہم نے دو منتر قبل کے نہایت غور کے ساتھ دیکھے لیکن کہیں اس فقرہ کا پتہ نہ لگا کہ اب راج پرش کیسے ہوں اسپر کہا جاتا ہے مہربان۔ آپ پر کسی کا سایہ تو نہیں پڑ گیا جو ایسی بہکی باتیں کرتے ہو۔ اسکے علاوہ جو آپنے کئی جگہ تہذیب سے کام لیا ہے اس کا جواب ہم صرف یہی دے سکتے ہیں کہ ؎

لگے ہو منہ چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجو دہن بگڑا

قابل مجیب نے ایک جگہ میرے طریقۂ اعتراض کو جاہلانہ معیار کہکر ٹالنا چاہا ہے اجی صاحب لیجئے ہم آپکی خاطر سے تھوڑی دیر کے واسطے اپنے طریقۂ اعتراض کو جاہلانہ ہی تسلیم کئے لیتے ہیں لیکن آپکے اسی معیار کے مطابق سوامی جی کا بسم اللہ والا اعتراض کس قسم کا ٹھیریگا۔

آخر میں ہم اپنے معزز دوست کو آیندہ کے واسطے نصیحت کرتے ہیں کہ جواب دینے سے پہلے اپنے گروجہاراج کے طرز استدلال کو پیش نظر رکھو ورنہ یاد رکھو کہ ؎

رنگ لائیگا یہ اکدن آپکا رنگ حنا
اے ستمگر پاؤں کو مہندی لگانا چھوڑ دے

آپکا مخلص محمد بخش الدین از قصبہ اسلام نگر ضلع بداوں

اجتہاد اور تقلید - اس میں بحث اجتہاد اور تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے - ۳/

AsliAhleSunnet.com

حدیث ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث

چند روز سے اس حدیث کے متعلق قیل و قال کا سلسلہ جاری ہے خاکسار بھی مختصر طور پر کچھ ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔

واضح ہو کہ حدیث مذکور کا مطلب یہی قدر ہے کہ ظن پر وثوق و اعتماد نہ کرنا چاہئے یہ امر ظاہر ہے کہ وثوق اعتماد اسی وقت متصور ہو سکتا ہے کہ جب عمل میں لایا جاوے اور زبان سے ظاہر کیا جاوے اسی وجہ سے اسکو حدیث سے جو کہ زبان کا فعل ہے تعبیر کیا گیا حدیث صحیح میں وارد ہے قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا التقی المسلمان بسیفیہما الحدیث یعنی جب دو مسلمان تلوار لیکر ایکدوسرے کے مقابل ہو دیں تو قاتل و مقتول دونوں دوزخی ہونگے اسپر عرض کیا گیا کہ قاتل تو ظلم و زیادتی کی وجہ سے دوزخ کا مستحق ہوا لیکن مقتول نے کیا قصور کیا آپ نے فرمایا کہ اسکے دل میں اپنے مقابل کے قتل کرنے کی بڑی حرص و تمنا تھی۔ یہاں پر دل کے فعل پر اس واسطے مواخذہ کیا گیا کہ اسپر وثوق و اعتماد کرکے عمل میں لایا گیا لیکن یہ خیال کرنا چاہئے کہ ظن کے تمام افراد وثوق و اعتماد کے لائق نہیں اور بالکل بے اعتبار ہیں یا بعض افراد۔ تمام افراد کو بے اعتبار قرار دینا ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا حق تعالے فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ظن کے تمام افراد نازیبا اور بے اعتبار نہیں ظن کا وہ فرد جو محض اٹکل اور رائے سے پیدا ہو وہ بے اعتبار ہوتا ہے اور جو دلیل و سند سے پیدا ہو وہ اعتماد کے لائق ہوتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ ایاک والظن کلیہ نہیں بلکہ بطور قضیہ مہملہ کے فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالے نے کفار کے بارہ میں فرمایا ان یتبعون الا الظن یعنے وہ لوگ صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں دلیل و برہان سے کام نہیں لیتے اور ایک مقام پر حق تعالی نے اونکا مقولہ نقل کیا ہے۔ ان نظن الا ظنا وما نحن بمستیقنین۔ یہاں پر ظن کو یقین کے مقابلہ میں قرار دیا گیا۔ یقین وہ ہوتا ہے جو دلیل سے حاصل ہو اور فرمایا ولا تقف ما لیس لک بہ علم یعنے جو بات دلیل سے معلوم نہ ہو اسپر وثوق و اعتماد نہ چاہئے۔ علماء اصول نے بیان فرمایا ہے کہ احتمالات سب برابر نہیں ہوتے وہ احتمال جو دلیل سے پیدا ہو قابل اعتبار ہوتا ہے اور احتمال بلا دلیل غیر معتبر۔ اسی طرح ظن کو خیال کرنا چاہئے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جو ظن دلیل و سند سے پیدا ہو وہ یقین کے حکم میں ہوتا ہے اور شرعًا قابل اعتبار۔ اور جو اس کے خلاف ہو وہ بالکل بے اعتبار۔ واللہ اعلم۔

راقم عبدالستار عمر پوری سفیر اہلحدیث کانفرنس

اڈیٹر۔ مجیب نے ظن موضوع کی تحقیق میں وقت لگایا حالانکہ سوال یہ نہ تھا بلکہ سوال حمل پر تھا کہ ظن فعل قلب پر اکذب فعل جارح کو کیوں محمول کیا یہ بھی واضح رہے کہ میں اس حدیث کو دنیا بھر کی بداخلاقیوں کے لئے بیخ کن جانتا ہوں اسلئے مجیب صاحبان اون خرابیوں کی مثالیں بھی دیتے جایا کریں۔

شرائط جمعہ

بخدمت جناب حضرت مولانا مکرم و معظم جناب ابوالوفا فاضل امرتسری دام لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ

واضح باد کہ برائے نوازش مہربانی فرماکر مفصلہ ذیل مضمون اخبار اہلحدیث میں اندراج فرماکر مشکور فرماویں۔

ہمارے گاؤں میں ایک حنفی مولوی کا ورود چند یوم ہوئے ہوا تھا۔ جو ہمارے گرد نواح ہی کا تھا حسن اتفاق سے خاکسار موجود نہ تھا۔ راقم کی عدم موجودگی میں مخالفین نے اُس مولوی صاحب سے نماز جمعہ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو اُس نے کہا کہ گاؤں میں جمعہ ہرگز درست نہیں ہے۔ کیونکہ شہر و سلطان کا ہونا عین ضروری ہے۔ یہ ہر دو شرائط نہ موجود ہونے سے بالکل جمعہ درست نہیں۔ اس میں اہلحدیثوں کو سخت غلطی و دھوکا لگا ہوا ہے۔ بڑے بڑے اکابر علمائے اہلحدیث اس میں عاجز ہیں۔ میاں نوی غریب تو کس قطار میں شمار ہے۔ ہاں اگر کوئی ان ہر دو امر میں ثبوت رکھتا ہے۔ تو بذریعہ اپنی آرگن اہلحدیث مشتہر کرکے دکھا سکتا ہے تاکہ کوئی دوسرا اہل علم بھی اس کی عدم شرائط کے بارے میں غور فرماکر دلجوئی کرے۔ اسلئے راقم حروف چند سطور ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔ تاکہ مولوی موصوف کی دلجمعی ہو کر آنکھوں کے پردے کھل جاویں۔ اور عامہ مسلمین کو فائدہ حاصل ہو۔ امید ہے کہ ہمارے بزرگ علمائے کرام اہلحدیث غلطی معاف فرماکر مشکور فرماوینگے۔

شرط ٹھہرانا مصر کو اور سلطان کو واسطے ادائے نماز جمعہ کے کسی معتبر دلیل سے نہیں ہے اولاً دیکھنا چاہئے۔ کہ دعوائے شرطیت مصر کے پر استدلال قول لا تشریق ولا جمعۃ الا فی مصر جامع الحدیث سے کیا جاتا ہے۔ اور اس کو حدیث کہا جاتا ہے حالانکہ یہ قول موقوف ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک کما صرح بہ الزیلعی فی تخریج احادیث الہدایہ اور پھر بعد ازاں اوس میں سخت ضعف ہے جیسا کہ کہا نووی نے کہ متفق علی ضعفہ اور اگر کسی صاحب نے اوس کی تصحیح پر بھی زور دیا ہے اور بطریق روایت منصور اوس کو صحیح کہنے پر آمادہ ہوئے۔ تاہم جرح تعدیل پر مقدم رکھی جاوے گی حسب قاعدہ اصول کے تو اب خواہ کتنا ہی کوشش کرو۔ تو بھی اس قول کی صحت کا قطعی ثبوت تو نہیں مل سکتا۔ اور جو کچھ کہ بعد کمال زور دینے کے تعصب پر اس کی صحت پر کہا جاویگا۔ تو وہ ثبوت صحت قول ہذا کا ظنی ہے۔ پس واضح ہوا کہ یہ قول ظنی الثبوت ہے اور پھر تامل سے دیکھیں تو ظنی الدلالۃ بھی ہے کیونکہ شائد لا سی نفی کمال کی مراد ہے یا نفی وجوب کی یا نفی صحت کی۔ تو ظاہر ہوا کہ قول ہذا ظنی الثبوت اور ظنی الدلالۃ ہے تو اس قول سے شرط ٹھہرانا مصر کو واسطے ادائے نماز جمعہ کے ہرگز صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ شرط ٹھہرانا مصر کو واسطے نماز جمعہ کے

تقابل ثلاثہ - توریت، انجیل و قرآن کا مقابلہ - قرآن شریف کی فضیلت کا ثبوت / صفحہ

AsliAhleSunnet.com

زیادتی ہے قرآن شریف پر بوجہ تخصیص اور تقیید کے کیونکہ قرآن مجید میں یہ حکم عام ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ الخ تو اس قول ظنی الثبوت اور ظنی الدلالۃ سے اسکی تخصیص کیونکر ہو سکتی ہے کیونکہ تخصیص کرنے عموم نص کے میں شرط ہے کہ کلام متصل مستقل مساوی مخصص ہو ایسے قولوں سے تخصیص ہو نہیں سکتی۔ پھر یہ جو قاعدہ ہے۔ کہ قول صحابی کا فیما لایعقل بالقیاس میں مرفوع حدیث کا کام دیتا ہے۔ سو اس میں شرائط ہیں۔ اول یہ کہ ضرور ثابت ہو کہ یہ قول صحابی کا ہے۔ دوسرا یہ کہ ساتھ کتاب اللہ کی مخالف نہ ہو اور نہ حدیث صحیح کی اور چونکہ اس قول کو ثبوت میں بھی کلام ہے۔ اور مخالف بھی قرآن شریف اور حدیث شریف کے ہوا کیونکہ نصوص وجوب جمعہ کے ہیں جو قرآن شریف یا حدیث شریف سے ہیں۔ کسی میں شرطیت مصر کا ذکر نہیں ہے۔ تو اس وقت یہ قول حدیث مرفوع کا کیسے کام دے سکتا ہے۔ پس شرطیت مصر کا ماخذ حدیث سے تو یہ تھا جو بیان ہوا۔ اور جو شخص آیت وَذَرُوا الْبَیْعَ سے شرطیت مصر کی ثابت کرتا ہے۔ اس کے قول کی طرف التفات نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ جب نہ آنحضرت علیہ السلام نے اور نہ صحابہ کرام نے اور نہ ائمہ مجتہدین نے اور نہ سلف و خلف کی علماء معتبرین نے اس آیت سے شرطیت مصر کی فرمائی تو جو شخص اس استنباط میں آج اپنا تفرد ظاہر کرتا ہے بے معنے ہے۔ پس معلوم ہوا کہ شرطیت مصر کی واسطے نماز جمعہ کے قرآن شریف سے بھی ثابت نہیں ہے باقی رہا یہ قول یعنے شرطیت مصر کا ہمارے امام اعظم کا ہے۔ تو اس کی نسبت عرض یہ ہے کہ اس باب میں امام صاحب سے کوئی قول مروی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر امام صاحب سے کوئی قول مروی ہوتا تو تعریف مصر میں بیس قول تک نوبت نہ پہونچ جاتی اور نیز اگر واقعی اس باب میں کوئی

قول امام صاحب کا ہوتا تو فقہا اوسکو برخلاف فتویٰ نہ دیتے۔ کیونکہ کہا فقہا نے کہ تقع فرضًا فی القصبات والقری الکبیرۃ لان ھذا مجتھد فیہ واذا اتصل بہ الحکم صار مجمعًا علیہ الخ اور قصبہ اور قریہ مصر کے حکم میں اور پھر کہا فقہا نے کہ اذا بنی مسجد فی الرستاق بامر الامام فھو امر بالجمعۃ الخ تو اگر شرطیت مصر کی امام کی کسی قول سے پائی جاتی۔ تو فقہا کیونکر اس کا خلاف کرتے۔ کیونکہ فقہا کے اس فتویٰ سے یعنے تقع فرضًا فی القصبات اور اذا بنی مسجد فی الرستاق الخ سے شرطیت مصر کی ٹوٹ گئی۔ اور حالانکہ شرط کا حال یہ ہوتا ہے کہ عند عدم عدم مشروط کا ہوتا ہے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اس بارے میں امام صاحب سے کوئی قول منقول نہیں ہے اور دیگر قول فقہا سے یعنے قول لان ھذا المجتھد فیہ سے صاف ظاہر ہوا کہ مذہب احناف میں جمعہ دیہات میں مختلف فیہ مسئلہ ہے۔ تو اگر اس بات میں کوئی ہی کامل ثبوت ہوتا۔ یعنی عدم وجوب جمعہ کا یا امام سے ہی اس بات میں کوئی صحیح قول وارد ہوتا۔ تو فقہا اس کو مختلف فیہ مسئلہ نہ لکھتے۔ اور اگر کہا جاوے کہ ظاہر روایت کی کتابوں میں شرطیت مصر کی پائی جاتی ہے۔ اور ظاہر روایت کی کتابیں وہ سب کے سب قول امام صاحب ہی کے ہیں تو عرض کیا جاتا ہے کہ ظاہر روایت کی کتابوں میں بھی امام صاحب کی برخلاف قول پائے جاتے ہیں۔ بلکہ برخلاف ائمہ ثلاثہ کے پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ بہ نسبت رفع سبابہ کے ظاہر روایت کی کتابوں میں عدم جواز رفع سبابہ موجود ہے۔ اور حالانکہ یہ کسی امام کا ائمہ ثلاثہ سے مذہب نہیں ہے کما صرح بہ علی القاری تو پھر کس طرح قطعیت کیجاوے کہ شرطیت مصر کی امام صاحب سے منقول ہے۔ سو اگر کہا بھی جاوے تو یہ بھی ظن سے خالی نہیں۔ اور پھر یہ بھی ہے۔ کہ کیا امام صاحب سے شرطیت مصر کی وجوب کے لئے ہے یا جواز اور اولویت کیلئے پھر جس طرح بھی دیکھو ظن سے خالی نہیں ہے۔ اور

پھر خود تعریف مصر میں بھی کوئی تعیین قرار نہیں پائی ہوئی کسی نے تو تعریف مصر کی کرتے کرتے قسطنطنیہ کو بھی شہر قرار نہیں دیا ہے کہ جبکہ کہا ہے کہ شہر وہ ہے کہ جس میں بادشاہ اور قاضی اور عالم ہوں اور قایم کی جاویں حدیں شرع کی اور انصاف کیا جاوے مظلوموں اور ظالموں میں تو تمام اوصاف سے تو موصوف شاید کوئی ہی شہر ہوگا۔ اور کسی نے قصبہ کی تعریف کر کے شہر کہا۔ اور کسی نے بیس قدم کی لمبی چوڑی بستی کو شہر کہا ہے۔ جیسا کہ یہ پچھلی تعریف شیخ الاسلام فتاوی جلد ۱ میں موجود ہے۔ اور اور بھی تعریفیں کرتے کرتے اس مصر کی تعیین کے لئے ہمارے فقہا احناف ہی ۲۰ بیس قول تک پہونچ گئے ہیں۔ تو غور کا مکان ہے کہ دعوے شرطیت مصر ظنی الثبوت اور ظنی الدلالۃ ہے اور پھر مدلول غیر متعین ہو کر وہ بھی ظنی ہے۔ پس ظن کے پیچھے فرض قطعی کو چھوڑنا عجیب بے انصافی نہیں تو اور کیا ہے۔ اور اب شرطیت سلطان کے لئے ذرا کان لگا کر خیال مبارک کو تھوڑی دیر کے لئے میدان انصاف میں حاضر کیا جاوے اور غور فرما کر پٹی تعصب کو دور پھینک دیا جاوے اول تو جس حدیث ابن ماجہ سے شرطیت سلطان کی ثابت کی جاتی ہے۔ وہ حدیث تمام طرق سے ضعیف ہے اور ہرگز قابل احتجاج نہیں۔ اور نہ ہی شرطیت سلطانی کے بارے میں امام صاحب سے کوئی قول ہے۔ کیونکہ اگر ہوتا تو ہرگز نہ کہتے فقہا جیسا کہ کہا اونہوں نے جیسا صاحب جامع الرموز نے بالصراحت فرمایا کہ فالسلطان لیس بشرط اور ایسا ہی ارکان اربعہ میں ہے اور بھی بہت سی معتبر کتابوں میں ایسا ہی موجود ہے۔ اور اگر امام صاحب سے کوئی قول اسباب میں ہوتا تو تب بھی نصوص کے برخلاف اوسکی تقلید لازم نہیں تھی۔ جیسا کہ خود امام صاحب نے ارشاد فرمایا ہے اترکوا قولی بخبر الرسول پس یہ شرطیت سلطان کی بھی ظنیت سے خالی نہیں ہے۔ بلکہ بعض فقہا نے بعد تحقیق کے یہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ شہر اور بادشاہ ہمارے امام اعظم کے نزدیک ہرگز شرط نہیں ہے

AsliAhleSunnet.com

چنانچہ رسالہ محمدیہ میں مذکور ہے ان استدلال بعض مشائخنا الحنفیۃ بہذین الحدیثین علی ان السلطان والمصر شرطان لصحتہا غفلۃ لہ تابعہ من تابعہ جہلا وانما السلطان والمصر شرط عند الرفضۃ والزیدیۃ وبعض المعتزلۃ وقد صرح لدی اہل تحقیق من مذہبہا ان شرائط الاداء عند ابی حنیفۃ وصاحبیہ ثلثۃ الوقت والخطبۃ و الجماعت حسب ومن نسب الیہم غیر ہذا فہو مفتر کذاب ومن شک فیہ فعلیہ با سند من مسانید الخ کہ تحقیق دلیل لانا بعض علماء حنفی کا ساتھ ان دونوں حدیثوں کے اوپر اس کے کہ تحقیق بادشاہ اور شہر دونوں شرط ہیں واسطے صحت جمعہ کے بڑی اونکی غفلت ہی پھر تابع ہوا اسکے جو تابع ہو جاہلی سے اور خبر انیت کہ بادشاہ اور شہر دونوں شرط ہیں نزدیک رافضیوں اور زیدیوں کے اور بعض معتزلیوں کے اور صحیح ہوا ہے پاس تحقیق والوں کے ہمارے مذہب سے کہ شرطیں ادائے جمعہ کی نزدیک ابو حنیفہ اور اونکے شاگردوں کی تین ہیں وقت ظہر کا اور خطبہ اور جماعت ہے۔ پس بس اور جو کوئی نسبت کرے اون کی طرف سوائے اوسکے پس وہ مفتری جھوٹا ہے اور جو کوئی شک کرے اس میں پس اوسپر لازم ہے کہ کوئی سند لاوے اون کی سندوں سے۔ تو بس یہ شرطیں یعنی بادشاہ اور شہر کی اگر کسی بھی پختہ دلیل سے ثابت ہوتیں تو اون کی نسبت ایسا نہ کہا جاتا جیسا کہ کہا گیا۔ تو اس وقت ایسی ظنی اور وہمی شرائط کے پیچھے ہو کر فرض قطعی کو ترک کرنا ہرگز مومنوں کا شیوہ نہیں ہے۔ لعمد تعالیٰ بچاوے ایسے خیالات باطلہ سے کہ بعض لوگ تو ان ظنی شرطوں کا چھوڑنا تو اچھا نہیں سمجھتے ہیں بلکہ خواہ مخواہ الٹی نص قرآنیہ قطعیہ کو عام مخصوص منہ البعض اور مقید کہہ کر ظنی کر ڈالنے پر زور دیتے ہیں۔ اور جس طرح یہ لوگ تخصیص یا تقیید کرتے ہیں اس طرح تخصیص اور تقیید ہو بھی نہیں سکتی۔

لہذا انکی تخصیص اور تقیید کا بیان دل لگا کر سنئے اور آنکھوں کو ذرا کھول کر دھیان کریں۔ وہ تین وجوہ ہیں جو پیش کرتے ہیں۔ اولاً تو یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ آیت اپنے اطلاق پر یعنی مطلق نہیں ہے یعنے اجماع سے اوس کی تقیید کی گئی ہے۔ اور انعقاد اجماع کا محل اسطرح فرماتے ہیں کہ اذ لا یجوز فی البراری یعنے جبکہ جنگلوں میں جمعہ کسی کے نزدیک جائز ہی نہیں ہے۔ پس جب جنگل نکل گیا وجوب جمعہ سے تو قطعیت آیت کی تو یہاں سے ہی ٹوٹ گئی اور دوسرا قول لا تشریق ولا جمعۃ الا فی مصر الخ سے گاؤں بھی نکل گئے اور پھر تیسرا حدیث طارق بن شہاب کی حدیث منقطع سے افراد جن پر نماز جمعہ واجب نہیں ہے جیسے عورت غلام وغیرہ کے نکالنے سے قطعیت آیت بالکل چلی گئی۔ سو واضح ہو ایسے اجماع سے جیسا ان صاحبوں نے بیان کیا ہے ایت قطعی کی تخصیص ہو نہیں سکتی۔ اور اسجگہ تو کوئی اجماع بھی منعقد نہیں ہوا ہے یعنی اس مطلق آیت کے مقید کرنے پر اور نہ ہی اس طرح کوئی طریقہ تخصیص کا ہے۔ اول تو یہ ہے کہ اصول میں مقرر ہے کہ واسطے تخصیص کرنے عام کے کلام متصل مستقل مساوی مخصص ہونی ضروری ہے۔ ورنہ تخصیص نہ ہوگی اور اور کسی وجہ سے یا اور کلام سے تخصیص عام کی ہوئی تو وہ تخصیص نہیں ہے۔ بلکہ نسخ ہے۔ پھر اوسکے ساتھ ہی اصول میں مقرر ہے کہ اجماع سے نسخ آیت شریف اور حدیث شریف کا نہیں ہو سکتا۔ تو معلوم ہوا کہ اگر اس موقع پر اجماع ہوتا بھی تو تب بھی قابل نسخ آیت شریف نہیں تھا چنانچہ ماہر اصول پر مخفی نہیں ہے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ اسجگہ تو کوئی اجماع منعقد ہوا ہی نہیں ہے۔ کیونکہ اجماع میں شرط ہے۔ کہ مخالف نہ ہو کوئی ایک بھی اجماع کرنے والوں سے اور اسجگہ تو اکثر اسکی برخلاف ہیں کہ جیسا کہ خود اصحاب کرام میں سے عمرو بن عاص نے جمعہ قائم کیا جنگل میں جب انہوں نے مصر پر چڑھائی کی اور تھے اون کے ساتھ

اصحاب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جیسا واقدی فتوح المصر کے صفحہ ۳۶ پر موجود ہے تو اجماع کب اس بات پر منعقد ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ اس دعوے پر کوئی اجماع منعقد نہیں ہے ہاں اگر کوئی صاحب انکار کرے اس سے اور کہے کہ اجماع اسپر ضرور منعقد ہوا ہے۔ تو لازم ہے اوسپر کہ پیش کرے انعقاد اجماع اور اتصال اسکا بمعہ تعیین مرتبہ اجماع ہر چہار مراتب اجماع سے بشرطیکہ پھر اس میں کوئی ایک بھی برخلاف نہ ہووے میرے خیال میں تو بغیر اس نام اجماع کے اسجگہ اور کچھ بھی نہیں ہے۔ تو پھر خواب سے تخصیص ہو جاوے گی اور نہ ہی کوئی کوئی اس طرح طریقہ تخصیص کا ہے کیونکہ تخصیص جو ہوتی ہے۔ تو بہ اعتبار مخاطبین ماموریں کے ہونی چاہئے۔ تو اس جگہ مخاطبین ماموریں تو مسلمان ہیں نہ شہر اور گاؤں اور جنگل جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے یاایہا الذین اٰمنوا تو مسلمان مخاطب ہیں نہ شہر اور گاؤں وغیرہ۔ پھر خواہ مخواہ ان کا بہانہ لیکر تخصیص قطعیہ کی کوشش کرنی صرف ظنی بات کی ترک کرنے کے خوف سے لائق نہیں ہے پس جب اجماع سے بطریقہ نسخ کے اس آیت شریف کی تخصیص نہ ہوئی بموجب قاعدہ اصول کے اور نہ ہی یہاں کوئی اجماع منعقد ہوا اور نہ ہی اسطرح کوئی طریقہ تخصیص کا ہے۔ اور قول لا تشریق تو صحت لذاتہ میں گرفتار ہے وہ کب صالحیت رکھتا ہے کہ اس سے قطعیت کو منسوخ کیا جاوے۔ اور ایسا ہی حدیث طارق بن شہاب کی وہ منقطع ہے اس سے بھی تخصیص قطعیہ کی نہیں ہو سکتی۔ اور وہ افراد جن پر جمعہ فرض نہیں ہے وہ تو اس آیت شریف میں داخل ہی نہیں۔ کیونکہ آیت شریف میں امر بالفاظ فاسعوا کے ہے۔ یعنے جن افراد کو طاقت سعی کی نہیں ہے وہ مخاطب بھی نہیں ہیں۔ جیسے یہ افراد عورت غلام وغیرہ کہ ان کو قابلیت اعداد اختیار اور طاقت سعی کی نہیں ہے تو یہ افراد اس خطاب میں داخل ہی نہیں

میلاد و میلاد ہے۔ افغان کا سبق دینے والا رسالہ۔ ۳/۴

جب داخل نہیں تو خارج کیا ہوگا۔ اور جب خارج نہ ہوا تو قطعیت آیت شریف بحال خود رہی۔ اللہ تعالیٰ پناہ دیوے کیا لوگوں نے اس آیت قطعیہ پر کیسی کیسی اور کتنی تخصیص ڈالی ہیں۔ کہ بحالت تسلیم کرنے اُن تخصیصوں کے اب اُس آیت شریف سے واجب بھی ثابت ہو نہیں سکتا ہے حالانکہ جمعہ فرض عین موکد من الظہر ہے۔ اور منکر اس کا کافر ہے پس لائق ہے کہ ایسی انگل پچو تاویلیں کرنے سے آدمی باز آجاوے۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھو تو جمعہ کو فرض جانکر جہاں کہیں آدمی رہتے ہوں۔ بقدر اچھی جماعت کے جیساکہ شرح موطا امام مالک میں موجود ہو اور اگر تقلیدی پٹی کھولکر انصاف سے دیکھا جاوے تو یہ آیت شریف اپنی قطعیت پر مضبوط ہے۔ اس میں تخصیص نہیں پڑ سکتی اور شرط ٹھہرانا واسطے نماز جمعہ کے شہر اور بادشاہ کو کچھ ثابت نہیں۔ ورنہ ظن سے تو خالی نہیں پس ظن کے پیچھے پڑکر عین فرض ترک کونسی مسلمانی ہے دیگر بڑی عجیب بات تو یہ ہے کہ آجکل کے مولوی عبد الدرہم والدینار برائے دنیاوی مال کے اپنے اپنے گاؤں میں نماز عیدین ادا کر لیتے ہیں مگر جمعہ میں شرائط مقرر کر دیتے ہیں۔ سبحان اللہ ایمانداری اسی کا نام ہے۔ اے میرے مولا کریم ہر ایک صاحب کو صراط مستقیم پر چلا۔ آمین

حررہ نور محمد میانوی۔

کیا آریہ دھرم پنچایتی ہے؟

آریہ سماج کا دعوےٰ سو سننے سے لکھنے کے قابل ہے کہ وید تمام علوم کا مخزن ہے واقعی الہامی کتاب کا یہی حق ہے کہ تمام مضامین کا خزانہ ہو مگر اس دعوے کے بعد آریہ سماج کا عملی پہلو جب دیکھا جاتا ہے تو اس دعوے میں شک پیدا ہوجاتا ہے۔ ہم دل سے متمنی رہتے ہیں کہ آریہ سماج اپنے دعووں میں کامیاب ہو مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ عملی پہلو اس کے برخلاف ہے۔

آج ہم ایک مضمون آریہ گزٹ سے نقل کرتے ہیں اوس سے صاف معلوم ہوگا کہ آریہ دھرم میں ابھی تک آریہ رسومات کا ہی فیصلہ نہیں ہے۔ ماہ نومبر کے اخیر لاہور آریہ سماج میں اس بات کا فیصلہ ہوگا کہ آریہ دھرم میں رسومات کیا کیا ہیں آریہ گزٹ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"بدقسمتی سے آریہ سماج کے اندر اب تک فیصلہ نہیں ہوا۔ کہ ان کے خاص تیوہار اور رسومات کیا ہیں۔ ہم اس کے متعلق اپنے گذشتہ پرچوں میں مفصل لکھ چکے ہیں اور بتلا چکے ہیں۔ کہ خاص آریہ تیوہار ور رسومات نہ ہونے کے باعث کس قدر گڑبڑ ہو رہی ہے۔ اور پرائیویٹ زندگیوں میں اور گھریلو جیونوں میں کتنا آریہ پن آرہا ہے جس کے باعث ہماری آئندہ نسلیں آریہ نہیں بنتیں شکر ہے کہ اس نہائیت ضروری کام کو بھی اب کے سالانہ جلسہ پر پورا کیا جاویگا۔ اس کام کو عملی شکل دینے کے لئے آریہ سماج لاہور نے آٹھ آریہ پنڈتوں اور ودوانوں کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو ایک مسودہ طیار کریگی جس میں یہ ظاہر کیا جاویگا کہ آریہ سماجیوں کے لئے کونسے تیوہار منانے ضروری ہیں اور خاص خاص رسومات کیا ہیں۔ کمیٹی کے ممبران صاحب ذیل ہیں:۔

(۱) پنڈت بھگت رام جی شاستری ویدتیرتھ (۲) مہاتما ہنسراج جی (۳) پنڈت راجارام جی (۴) پنڈت نردیو جی شاستری مہا ودیالہ جوالا پور (۵) پنڈت سنت رام جی ویدرتن ویدبھوشن (۶) مہتہ رام چندر جی شاستری (۷) لالہ رام پرشاد جی بی۔اے (۸) پنڈت آریہ منی جی۔

اس کمیٹی کے اجلاس ۴ نومبر سے گیارہ نومبر تک ایک ہفتہ متواتر ہوتے رہینگے۔ اور پھر جو مسودہ کمیٹی تیار کرے گی وہ اس آریہ کانفرنس میں پیش کیا جاویگا۔ جو آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر ہوگی۔"

اہلحدیث ۔ اس اقتباس کو دیکھکر کون آنکھ ہے جو آریوں کی مذہبی حالت پر آٹھ آٹھ آنسو نہ بہائے کون دل ہے جو غم نہ کرے ہائے وہ زندہ قوم جس کے نعرے آسمان تک بلند پہونچیں کہ ؎

نقارہ دہرم کا بجتا ہے آئے جسکا جی چاہے
صداقت وید اقدس آزمائے جس کا جی چاہے

آج وہی قوم ہے کہ اپنی رسومات کا فیصلہ ویدوں سے نہیں۔ سنسکرتی سے نہیں۔ ستیارتھ پرکاش سے نہیں بلکہ کانفرنس سے فیصلہ کرانا چاہتی ہے کیا اب اس میں کوئی شک ہے کہ آریہ دہرم الہامی نہیں بلکہ پنچایتی ہے

آریہ معترو! سنتے ہو؟ ؎

نقارہ دین کا بجتا ہے آئے جس کا جی چاہے
صداقت دین برحق آزمائے جس کا جی چاہے

سوال بغرض جواب

بکرمنا مخدومنا جناب مولانا وبالفضل اولانا دام فیوضکم۔

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہٗ۔ مزاج اقدس گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل فتویٰ کی تشریح درکار ہے۔ امید ہے کہ ازراہ کرم غور فرماکر مشکور فرماویں اور سوال وجواب اخبار میں درج فرماویںگے۔

دیکھو اہلحدیث ۱۳ شوال ۱۳۳۲ھ

س نمبر ۱۴۶۔ ایک شخص نے جنوری میں کسیکو پچاس روپے قرضہ دیا ہے۔ اور اقرار یہ ہے کہ ماہ ہاڑ میں تم سے فی روپیہ ۱۶ سیر پختہ گندم لونگا۔ نرخ اوس وقت خواہ کم ہو یا زیادہ یہ بیع قرآن وحدیث کی رو سے جائز ہے یا نہیں اور اس بیع کا کیا نام ہے۔

ج نمبر ۱۴۶۔ یہ بیع جائز ہے اور اس کا نام بیع سلم ہے۔

مولانا! سوال وجواب کو پڑھکر میں نے مظاہر حق

اہلحدیث کا مذہب۔ [illegible] کے مسائل کا بیان ۲/۳ ج

AsliAhleSunnet.com

دیکھی۔ اس میں اسکی تفصیل درج نہیں ہے ہاں صرف شرطیں بیان کیگئی ہیں۔ جس کے مطالعہ سے میں اچھی طرح سمجھ نہیں سکا۔ اس لئے آپ کو تکلیف دیجاتی ہے تاکہ تسلی ہو جاوے۔ سوال وجواب تو درست ہیں۔ لیکن غرض یہ ہے۔ سود اور بیع سلم میں کیا فرق ہے-؟

(۱) سود ایک جنس دیکر وہی جنس زیادہ لینا۔ بس اس زیادتی کا نام سود ہے۔ مثلاً دو روپے دے کر روپے لینا اور دو سیر گندم فی روپیہ لینا۔ بس یہ سود ہے۔ یا چالیس سیر گندم دے کر پچاس سیر گندم لینا پس دس سیر سود ہے۔

(۲) بیع سلم۔ نقدی دیکر گندم لینا۔ اگر اس وقت کے نرخ کے مطابق لیا جاوے۔ تو وہ بیع ہے۔ لیکن اگر نرخ مقرر ہو جاوے تو وہ بیع سلم ہے۔ مثلاً فلاں ماہ میں ۱۶ سیر گندم فی روپیہ لونگا۔

لاکن سوال یہ ہے کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ گندم اس وقت ۱۳ سیر روپیہ کی بکتی ہے۔ اور ماہ اساڑھ میں بھی ۱۳ سیر ہی ہوگی۔ کیونکہ اونہا تجربہ ہو کر ثابت ہو گیا ہے کہ قلتی بر آئندہ فصل کا نرخ ہر جگہ یکساں کر دیا ہے اور تقریباً ہر سال فصل کے موقعہ پر ۴ روپیہ ۴ آنے من بکتی ہے۔ یہ میرا سالہا سال کا تجربہ ہے کہ کبھی ۳/۸ اور کبھی ۴/۸ اور ۵/۸ آنے ہو جاتی ہے۔ غرض عموماً ۱۲ یا ۱۳ سیر رہتی ہے۔ تو میں کس طرح ۱۶ سیر نرخ مقرر کرکے بیع کر سکتا ہوں۔ اور کیا میں ۲۰ سیر بھی مقرر کر سکتا ہوں۔ یہ تو صریح اور صاف ظلم ہے اور خالص سود ہے یعنی ۳ یا ۴ سیر سود ہے۔ جو کہ زیادتی ہے کیا آپ اسکی تشریح فرماوینگے اور ہم جیسے جاہلوں کو راہ راست پر لاوینگے۔ کیونکہ اگر یہ مسئلہ عام لوگوں میں رائج ہو گیا تو یہ سود سے بھی بدتر اثر پیدا کریگا اور پھر اسکی روک تھام نہیں ہو سکیگی والسلام۔ (راقم غلام حسن کلرک نہر)

جواب۔ بیع سلم میں نقدی پہلے دیکر مبیع آئندہ کسی مقررہ وقت پر مقررہ نرخ سے لیجاتی ہے سود دو قسم ہے دونوں اس سے ممتاز۔ نقدی کا سود وہ ہے کہ نقد پر نقد زیادہ لے سود بیع کا وہ ہے کہ دو جنس چیزوں کو کم و بیش بیچے سو جنس کو برابر سے زیادہ بیچنا سود فرمایا ہے مثلاً گیہوں سیر کے بدلے سیر سے زیادہ لینا بیع سلم میں یہ دونوں صورتیں نہیں ہوتیں اس میں نقدی دیکر مبیع کا مقررہ نرخ سے سودا ہوتا ہے نہ نقدی کے بدلے نقدی نہ سودی مبیع میں زیادتی شریعت نے جب اسکو جائز رکھا ہے تو عام لوگوں میں رواج ہونے کے لئے رکھا ہے پھر ہمیں اسکی کیا فکر۔

ہوائی ریل کا سفر

(از عجائب لاجواب)

دنیا کے علمی عجائبات میں سے ایک ہوائی ریل ہے یہ ریل جرمنی میں بارمن سے البرفیلڈ تک جاتی ہے اسکے دلچسپ سفر کے متعلق ایک سیاح مسٹر کاٹر بیان کرتا ہے کہ مجھے ایکدفعہ بارمن سے البرفیلڈ جانیکا اتفاق ہوا دل میں ہوائی ریل کے سفر کا شوق گدگدایا چنانچہ میں اسمیں سوار ہوا۔ یہ ریل بمصداق سر نیچے اور ٹانگیں اوپر بالکل الٹی ہے یہ گاڑی ریل کی پٹڑی کے نیچے لٹکتی ہوئی جاتی ہے اسکی سٹیشن بھی معلق ہیں سب سے بڑا اندیشہ جو ہم کو محسوس ہوا یہ تھا کہ کہیں دریا میں نہ ڈوب جائیں کیونکہ قریباً راستہ بھر یہ ریل ٹو پل دریا کے اوپر اوپر جاتی ہے اسکی پٹڑی زمین سے خاصی اونچی گرڈروں یعنی آہنی ستونوں کے ذریعے لگی ہوئی ہے اور ایسے آہنی ستونوں کا سلسلہ دور تک سڑک کے دائیں بائیں چلا جاتا ہے۔ ولیل کے اسٹیشن پر جہاں معمولی زمینی ریل کا خاتمہ ہو جاتا ہے جب آپ باہر نکلیں تو گاڑیوں کو ہوا میں معلق دیکھ کر بڑا تعجب ہوتا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ شاید یہ مرمت کے لئے اولٹی لٹکی ہوئی ہیں مگر جب اسمیں سوار ہوتے ہیں اور ریل روانہ ہوتی تو ہے

غرض دوگونہ عذاب است جان مجنوں را
بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

کے مصداق ڈر بھی لگتا ہے اور ایک عجیب کیفیت بھی نظر آتی ہے۔ سیکنڈ کلاس کا کرایہ کل آٹھ میل کے سفر کا صرف چار پنس ہے۔ حالانکہ معمولی ریل کا کرایہ آٹھ پنس ہے اور یہی وجہ ہے کہ لوگ ہوائی ریل میں سفر کرتے ہیں کہ ایک تو کرایہ کم ہے اور دوسرے حیرت انگیز سواری ہے۔ سٹیشن پر آتے ہی اس قسم کے چکر میں زور سے گھوم جاتی ہے اور پھر واپسی کے سفر کے واسطے تیار ہو جاتی ہے گاڑی میں بیٹھے ہوئے کسی قسم کی کھڑکھڑاہٹ یا ہلچل معلوم نہیں ہوتی۔ مگر ایک نقص ہے کہ اکثر موقعوں پر جب گاڑی یکلخت موڑوں پر سے گزرتی ہے تو سمندر کی سی بیماری کی کیفیت محسوس ہونے لگتی ہے۔ جی متلاتا ہے اور طبیعت بہت پریشان ہوتی ہے۔ شروع شروع میں تو آپ بازاروں اور مکانوں کے اوپر سے گذرینگے اور جب آپ جنگل میں جائینگے اور عجیب وغریب نظارے آپکو نیچے دکھائی دینگے جن سے آپکی طبیعت نہایت محظوظ ہوگی کیونکہ اوسکا راستہ عموماً پہاڑوں اور دریاؤں میں سے ہے دور سے سٹیشن ایسے نظر آتے ہیں جیسے ڈبیلوں کی قطاریں ہوا میں معلق ہوں لیکن قریب آنے پر معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے شہتیر اور تختوں سے بنا ہوا ہے جس پر مسافروں کا ہجوم کھڑا ہوتا ہے البرفیلڈ میں پہونچکر آپ تنگ بازاروں میں سے گذرینگے دوکانوں اور ہوٹلوں پر سے گذرتے ہوئے آپ باغوں میں پہونچینگے جہاں آپکو نیچے رنگارنگ کی کیاریاں اور پھول کھلے ہوئے نظر آئینگے کہیں لڑکے کھیلتے کہیں فٹ بال اور کہیں بینڈ (باجہ) اپنی سریلی آوازوں سے آپکو محظوظ کریگا اور یہ نظارہ دلچسپی میں اور بھی بڑھ جائیگا جب آپ ہوا میں معلق جاتے ہونگے راستے میں کئی جگہ پل ہمارے نیچے گذر جاتے ہیں کبھی زمینی ریل سر کے اوپر سے گذرتی جاتی ہے اور کہیں نیچے سے غرضیکہ عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ یہ ریل صرف ایک عجوبہ ہی نہیں بلکہ نہایت ضروری چیز ہے کیونکہ تنگ وادی کی صورت میں ملک کے دور دراز قصبوں کو ملانے کے لئے اس سے بہتر تجویز نہیں ہو سکتی تھی اور نہ کوئی جگہ مل سکتی تھی اسلئے وہاں کے مدبروں نے اعلےٰ انجینیروں کی مدد سے یہ ریل تیار کی جو زمانہ حال کی انجینیری کی اعلےٰ لیاقت کا ثبوت ہے۔

القرآن العظیم۔ قرآن کریم کے الہام پر لیکچر۔ از منیجر

AsliAhleSunnet.com

قربان البقرہ پر سوال

ایک صاحب مندرجہ ذیل سوال کرتے ہیں۔

(۱) گائے کی قربانی کس وقت سے شروع ہوئی اور گائے اونٹ میں اگر دو یا چار آدمی ملکر حصے مقرر کرلیں۔ تو ہوسکتا ہے یا نہیں۔

(۲) بعض لوگ کہتے ہیں گائے کے ایک حصہ میں صرف ایک ہی آدمی کی طرف سے قربانی ہوگی اور بھیڑ بکری ایک ہی گھر بھر کی طرف سے کافی ہے۔ جوابات معتبر حدیثوں سے عنایت ہوں (خریدار اخبار ۲۵۶۵ روشن علی)

اڈیٹر۔ عرصہ ہوا۔ ایک صاحب نے پٹنہ سے ایک بڑا مضمون بھیجا تھا میرے خیال میں وہ مضمون اس سوال کا جواب ہے اس لئے اس کے جواب میں وہی نقل کیا جاتا ہے

وھو ھذا

بعض لوگ کہتے ہیں گاؤکشی مسلمانوں کے مذہب میں ممنوع ہے۔ اور عرب میں گائے کا وجود مفقود ہے۔ اس لئے وہاں گائے نہیں ذبح کیجاتی ہے۔ اور پیغمبر دین اسلام نے نہ خود گائے ذبح کی اور نہ کسی کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اور لطف یہ ہے کہ بعض بے خبر مسلمان بھی اون کی ہاں میں ہاں ملانے اور اونکی مدد کرنے کو موجود ہوگئے۔ جب تک یہ مخالفین گاؤکشی گائے کے ذبح کیے جانے میں دنیاوی فوائد دکھاتے تھے۔ جب تک میں چپ تھا۔ اور کیوں بولتا۔ کیونکہ بعض معاصرین نے اون کو خوب دندان شکن جواب دئیے۔ میرے پہلے دعوے کے ثبوت کیلئے دلائل عقلی ونقلی کی حاجت نہیں جس شخص کو عرب میں گائے کے پائے جانے میں شک ہو وہ اون عربوں کو جو اکثر ملک میں آتے ہیں۔ اور نیز حجاج سے دریافت کرلے۔ اور اگر اسپر بھی اوس کے دل کی تسکین نہ ہو۔ تو ملک عرب موجود ہے۔ خود وہاں جاکر دیکھ آئے ؎

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

اور گائے کے واسطے خاص عربی لفظ البقرۃ موجود ہے۔ اگر گائے وہاں نہ ہوتی۔ تو اوس کے لئے کسی عجمی لفظ کو معرب کرلینے کی ضرورت ہوتی۔ اس کے علاوہ جو جو دلیلیں میں اپنے دوسرے اور تیسرے دعوے کے ثبوت میں دونگا وہ سب میرے اس دعوے کو بھی ثابت کرینگے۔

میرا دوسرا دعوے یہ تھا کہ گاؤکشی نبینا علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانہ سے کہیں قبل سے عرب میں ہوتی آئی ہے اور دین اسلام نے بھی اوسکو جائز رکھا ہے علاوہ تواریخ کی شہادت کے قرآن شریف میں جابجا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمانداری کا ذکر آیا ہے جس میں وہ اپنے مہمان کے سامنے تلا ہوا گوسالہ لائے تھے فَجَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ (سورہ ہود رکوع ۵) منجملہ اور جگہوں کے سورہ ذاریات کے دوسرے رکوع میں یہ آیت موجود ہے فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ۔ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ (ترجمہ۔ پھر دوڑا اپنے گھر کو آیا۔ پھر لایا ایک بچھڑا موٹا۔ پھر اون کے پاس رکھا۔ کہا کیوں تم کھاتے نہیں) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کو گائے ذبح کرنے کا حکم ہوا تھا۔ سورہ بقر کے ۸ رکوع میں ہے۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ

(ترجمہ۔ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اللہ تم کو حکم کرتا ہے تم ایک گائے ذبح کرو۔ بولے کیا ہمکو ٹھٹھے میں لیتا ہے۔ کہا میں پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ کی کہ ہوں جاہلوں سے)

یہ تو معلوم ہوا۔ کہ قبل زمانہ اسلام کے عرب میں گاؤکشی ہوتی تھی۔ اسلام نے بھی گاؤکشی جائز رکھی۔ اس کی دلیل بھی کلام مجید ہی سے سن لو سورہ مائدہ کی دوسری آیت میں ہے۔ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ (ترجمہ۔ حلال کیے گئے تمہارے لئے چوپائے مویشی) اور انعام کو لغت عرب میں اون ہیں جانوروں کو کہتے ہیں جن کو اردو میں چوپائے۔ مویشی۔ اور انگریزی میں (کیٹل) کہتے ہیں۔ اور یہ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ (مویشی) اور (کیٹل) کا اطلاق گائے اونٹ بھیڑ اور بکری پر ہوتا ہے۔ علاوہ بریں انعام کے معنے کی تصریح خود کلام اللہ میں دوسری جگہ پر آئی ہے۔ سورہ انعام کے ۱۷ ویں رکوع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ۔ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا۔ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ۔ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ۔

(ترجمہ) اور پیدا کئے مویشی میں لدنے والے۔ اور دبے۔ کھاؤ اوس چیز سے جو اللہ نے روزی دی اور نہ تابعداری کرو شیطان کے قدموں کی بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ پیدا کئے آٹھ جوڑے۔ بھیڑ میں سے دو ۔۔۔۔۔ اور اونٹ میں سے دو۔ اور گائے میں سے دو۔ تو کہہ کیا دونوں نر حرام کئے یا دونوں مادہ۔ یا جو لپٹ رہا ہے۔ دونوں کے پیٹ میں۔ یا تم حاضر تھے جسوقت اللہ نے تمکو یہ کہدیا تھا پھر اوس سے بڑھکر ظالم کون ہے۔ جو جھوٹ باندھے اللہ پر کہ لوگوں کو بہکا دے۔ بغیر تحقیق کے۔ بیشک اللہ راہ نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو۔

خاص عید اضحیٰ میں بھی گائے کی قربانی کا کلام اللہ میں حکم آیا ہے۔ سورہ حج کے چوتھے رکوع میں ہے

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ

(ترجمہ۔ اور یاد کریں اللہ کا نام معلوم دنوں میں (یعنی قربانی کے دنوں میں) اوس چیز پر جو روزی دی ہے

AsliAhleSunnet.com

اونکو چوپائے مویشیوں میں سے

اور چوپائے مویشیوں کی تفصیل اوپر کی آیت میں بیان کی جاچکی ہے۔ باقی رہیں وہ آیتیں جن میں حلال چیز کو حرام کرلینے کی بحث ہماتنبت آئی ہے اون کو اپنے چوتھے دعاکے ثبوت کے ضمن میں پیش کروں گا۔

تیسرے دعوے کے ثبوت میں وہ حدیثیں رہ گئیں جن سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عید اضحی اور دوسرے مواقع میں گائے کا ذبح کرنا ثابت ہوتا ہے۔ اون حدیثوں کو بھی سن لیجیے۔ وعن جابر قال نحرنا مع النبي صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ البقرۃ عن سبعۃ والبدنۃ عن سبعۃ۔ (ترجمہ) جابر سے روایت ہے۔ اونہوں نے کہا کہ ہم لوگوں نے حدیبیہ والے برس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کی گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے۔ وعن جابر رضی اللہ عنہ قال کنا نتمتع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعمرۃ فنذبح البقرۃ عن سبعۃ نشترك فیھا والبدنۃ عن سبعۃ۔ (ترجمہ) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اونہوں نے کہا۔ کہ ہم لوگ تمتع کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا۔ پھر ہم لوگ گائے قربانی کرتے تھے سات آدمی شریک ہوکر اور اونٹ کو بھی سات آدمی کی طرف سے وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فحضر الاضحی فاشترکنا فی البقرۃ سبعۃ وفی البعیر عشرۃ (ترجمہ) اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اونہوں نے کہا۔ کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک سفر میں آیا۔ بقر عید کا دن پھر ہم لوگ شریک ہوئے۔ گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی۔ وعن حجیۃ ابن عدی قال قال علی رضی اللہ عنہ البقرۃ عن سبعۃ

(ترجمہ) حجیۃ ابن عدی سے روایت ہے۔ اونہوں نے کہا۔ کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ گائے سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔ وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قلنا یا رسول اللہ ننحر الناقۃ ونذبح البقرۃ والشاۃ ونجد فی بطنھا الجنین انلقیہ ام ناکلہ قال کلوہ ان شئتم فان ذکوتہ ذکوۃ امہ (ترجمہ) اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اونہوں نے بیان کیا۔ کہ ہم لوگوں نے کہا۔ کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہم لوگ اونٹنی کو نحر کرتے اور گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں اور اس کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں۔ آیا اوسکو پھینک دیں۔ یا کھائیں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر چاہو کھاؤ۔ پھر بے شک اوس کی ماں کا پاک کرنا اوس کا پاک کرنا ہے۔ اس بارہ میں اور بہت سی حدیثیں بھری پڑی ہیں جن کے لکھنے کے لئے ایک دفتر چاہیے۔ یہ چند حدیثیں بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کی گئی ہیں۔ اور یہ میرے دعا ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔

اب اپنے اس دعا کے ثابت کرنے کے لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف گائے کی قربانی کا حکم کیا تھا۔ بلکہ خود بھی گائے قربانی کی تھی۔ دو حدیثیں بطور نمونہ کے پیش کرتا ہوں۔ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت نحر النبي صلی اللہ علیہ وسلم عن ال محمد فی حجۃ الوداع بقرۃ واحدۃ (ترجمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ اونہوں نے کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آل محمد کی طرف سے حج وداع میں ایک گائے قربانی کی۔ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل علینا یوم النحر بلحم بقر فقلت ما ھذا فقالوا نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ازواجہ (ترجمہ) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ اونہوں نے کہا۔ کہ بقر عید کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا۔ پھر میں نے کہا۔ کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے قربانی کی ہے۔

اب ان آیات قرآنی واحادیث نبوی سے زمانہ سلف کے گائے کا عرب میں ذبح کیا جانا ثابت ہوا ہے۔ مذہب اسلام میں اوسکا حلال رہنا اصحاب رسول اللہ اور خود ہمارے رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم کا گائے کا قربانی دینا یہ سب باتیں بہت صراحت اور وضاحت کے ساتھ ثابت ہوگئیں۔

اب ہمارے چوتھے دعا کا ثبوت بھی سن لیجیے۔ یہ نہ سمجھنا چاہیے۔ کہ جو گائے کو خدا نے حلال کیا ہے ہم نہ کھائیں گے۔ اسمیں کیا مضائقہ ہے۔ حلال چیز کو اپنے لئے حرام کرنے والوں کے حق میں قرآن میں جابجا وعید ہے اس صورت میں کہ تعظیماً یا کراہتاً۔ مسلمانوں سے گائے کے گوشت کے ترک استعمال کرانے میں کوشش کی جارہی ہے۔ ہم مسلمانوں کو ضرور ہے۔ کہ گاؤ کشی سے باز نہ آویں۔ اور اس طرح سے اوسکی حلت کو قائم رکھیں سورہ انعام کے ۱۴ ویں رکوع میں ہے وما لکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ وقد فصل لکم ما حرم علیکم الا ما اضطررتم الیہ وان کثیرا لیضلون باھوائھم بغیر علم۔ ان ربک ھو اعلم بالمعتدین (ترجمہ) اور تمکو کیا ہوا ہے۔ کہ نہیں کھاتے وہ چیز جسپر خدا کا نام لیا گیا ہے۔ اور بتحقیق خدا نے تفصیل کے ساتھ تمکو بیان کردی ہیں۔ وہ چیزیں جو تمپر حرام کی گئی ہیں۔ مگر اوس صورت میں کہ تم اوس کی طرف ناچار ہو۔ اور بیشک بہتیرے لوگ البتہ بہکاتے ہیں۔ اپنی خواہشوں سے بے جانے۔ بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے۔ حد سے آگے بڑھنے والوں کو۔ سورہ مائدہ کے بارہویں رکوع میں حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین امنوا لا تحرموا طیبت ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین وکلوا مما رزقکم اللہ حلالا طیبا واتقوا اللہ الذی انتم بہ مؤمنون (ترجمہ) اے ایمان والو نہ حرام کرلو۔ اون ستھری چیزوں کو جسکو خدا نے تمہارے لئے حلال کیا ہے۔ اور حد سے نہ بڑھو۔ بیشک اللہ نہیں چاہتا زیادتی کرنے والوں کو۔ اور کھاؤ اللہ کی دی ہوئی چیز سے جو حلال ہے ستھری اور ڈرتے رہو۔ اللہ سے جسپر تمہارا ایمان ہے۔ اس مضمون کی اور بہت سی آیتیں قرآن شریف میں آئی ہیں جنکو مضمون کی طوالت کے خوف سے میں یہاں پر درج نہیں کرتا۔ (راقم مسلمانوں کا خادم پھلتوی از پٹنہ انسٹیٹیوٹ گزٹ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۱۲ء و ۳ جنوری ۱۹۱۳ء)

AsliAhleSunnet.com

خواب تعبیر طلب

مندرجہ ذیل تحریر عرصہ سے آئی ہوئی ہے مگر بعض موانع کی وجہ سے درج نہ ہو سکی آج درج کی جاتی ہے جن حضرات سے سوال کیا گیا ہے۔ توجہ کر کے سائل کو جواب سے خورسند فرماویں۔ سائل کوئی معمولی آدمی نہیں۔ بلکہ خود اہل علم۔ ذی فضل ہے۔ مگر حضرات علماء کرام سے اپنی تسکین چاہتا ہے

بخدمت شریف جناب مولانا ابوالوفا صاحب دام فیضہ!
السلام علیکم وقلبی المشتاق الیکم۔ خواب مندرجہ ذیل لکھکر بغرض تعبیر ارسال خدمت ہے۔ امید کہ درج اخبار فرما کر ممنون فرمایئے گا ملتجی ہوں کہ علماء کرام وفضلاء عظام عموماً اور [illegible] اور جناب مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی وجناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری نزیل دہلی۔ وجناب مولانا عبدالرحیم صاحب عظیم آبادی۔ وجناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی وجناب مولانا نواب وحید الزمان صاحب حیدرآبادی وغیرہ توجہ فرما کر اس کی تعبیر کی اشاعت اخبار اہلحدیث میں فرمائیں

ذی الحجہ کے مہینہ میں تاریخ یاد نہیں پنجشنبہ کی شب کو میں نے خواب دیکھا۔ کہ ایک ایسے میدان میں ہوں جس کے جانب شمال پہاڑ ہے۔ اور اوس کے ابتدائی حصہ کے دامن میں جابجا اشجار ہیں اور میدان سبزہ زار ہے۔ چار پانچ شخص جن سے تعارف نہیں مگر اپنی طبیعت اون لوگوں سے غیر مانوس بھی نہیں۔ مجھ سے پہلے میدان کے کنارے پہنچ گئے ہیں۔ اور باہم گفتگو کر رہے ہیں۔ کہ آج پروردگار عالم کا نزول ہوگا۔ چار ہاتھ کی دوری سے میں نے اون لوگوں کی بات چیت سنی۔ اور ایسا حیرت زدہ ہوا کہ ابتک اسکا ہول اپنے دل میں پاتا ہوں۔ اوسی عالم تحیر میں تھا کہ جناب باری تعالےٰ کا نزول [illegible] ہوا۔ اور ہم لوگوں سے چھ سات قدم کے فاصلہ پر قیام فرما کر میری طرف مخاطب ہوئے اور یہ فرمایا کہ کل قیامت ہوگی۔ میں اپنے جی میں تحری کرنے لگا کہ کل کون دن ہے۔ اوسوقت معلوم ہوا کہ کل کا دن جمعہ کا دن ہے۔ جب علامات قیامت کی طرف میرا خیال گیا۔ تو اوسوقت یہ القاء ہوا کہ اگرچہ قیامت کی بہتیری نشانیاں ظہور میں آچکی ہیں۔ پھر بھی بعض بعض علامات کبرے باقی ہیں جن کا ظہور نفی ہے۔ چونکہ ہیجان کی صورت طبیعت کو اضطراب تھا مگر کل اطمینان بھی تھا ایک معمولی ہیبت دل کے اندر تھی میں نے پوچھا کیا قیامت کل ہی آویگی۔ ارشاد ہوا کہ قیامت کی کل نشانیاں ہو چکی ہیں میں زمین کو بدلو نگا۔ آسمان کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دونگا ہاں کل ہی قیامت آویگی میری دلی ہیبت کو ایسی ترقی ہوئی۔ کہ خواب ہی میں چونک پڑا اور بیدار ہو گیا۔ کچھ دیر تک بدن میں لرزہ رہا۔ پھر سکون ہوا۔ تو غور کیا۔ کہ کل کونسا دن ہوگا۔ یاد آیا کہ کل کا دن جمعہ کا دن نہیں ہے بلکہ پنجشنبہ کا دن ہے۔ بزرگان من چونکہ اس خواب کی تعبیر میری سمجھ میں نہیں آتی۔ لہذا آپ حضرات کی خدمت بابرکت میں ۲۶۔ ذی الحجہ روز چہارشنبہ ۱۳۳۲ھ کو قلمبند کر کے بذریعہ اخبار گذارش کیا۔ امید کہ مجھ خاکسار پر مہربانی فرما کر جلد تعبیر خواب سے مسرور فرما دیں گے والسلام مع الاکرام (راقم محمد علی ابوالمعالی غفرلہ)

ایمڈن مر گیا اور اپنی کہانی چھوڑ گیا

فجعلنا ھم احادیث

۱۱ نومبر کو خبر آئی۔ کہ جرمنی کا مشہور "جہاز ایمڈن" جلا دیا گیا جسکی بہادری اور اخلاق کی تعریف انگریزی اخبار بھی کرتے تھے جس نے ہندوستان اور برما کی تجارت کو بہت کچھ نقصان پہنچایا جس نے کبھی رنگون برما کو ہندوستان سے بالکل الگ کر دیا جس نے ساحل مدراس پر گولہ باری کر کے آگ لگا دی۔ کبھی ایک جہاز کبھی دو ڈبو دئے۔ غرض جو ہمارا بہت سا نقصان کر کے [illegible] میں پھنسا۔ اوس کی داستان سنئے۔

ایمڈن کے متعلق آپ بیتی کہانی کو ایک اخبار کا نامہ نگار ۲۰ تاریخ کو کولمبو سے لکھتا ہے۔ کہ ایمڈن کے [illegible] آج سویز سے یہاں پہنچ گئے جن میں سے ایک لیڈی مسز اینس کا بیان ہے کہ جنگ شروع ہوئی۔ تو میں مشرق کی طرف اپنی بیٹی کے پاس جانے کے لئے روانہ ہو چکی تھی جو شنگھائی کے ایک انجنیری کارخانہ میں ملازم ہے۔ میں ایک جرمن جہاز میں سفر کر رہی تھی۔ مگر سویز میں اوس سے اتر کر ایک [illegible] کشتی میں سوار ہو گئی۔ بعد ازاں پینچے سے جاملی۔ ہم دونوں شنگھائی کی طرف جا رہے تھے۔ اور ان چار مسافروں میں سے دو وہ تھے جو شنگھائی کی الیفرڈ ہولٹ کمپنی کے مملوکہ جہاز ٹرائکس پر سوار تھے یہ جہاز مال لادنے کا ہے جس پر چاول چائے وغیرہ سامان لدا ہوا تھا۔

ایک روز ہمارے جہاز کے کپتان کو اطلاع ملی۔ کہ ایمڈن غالباً خلیج بنگال میں ہے لہذا اس کے بالکل محفوظ رہنے کے واسطے مناسب ہے کہ وہ اپنا معمولی راستہ بدل کر شمال کی طرف چلا جائے لیکن بدقسمتی سے یہ خبر کسیطرح ایمڈن کو بھی معلوم ہو گئی اور اوس نے بھی اسی طرف جانے کا فیصلہ کر لیا۔

راس کماری سے گذر کر ہم نے سنیچر کی رات کو ایک اور جہاز کی روشنی دیکھی جب ہم سنگھائی جزائر کے نزدیک پہنچے۔ جو کہ چین سے ۱۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ تو ہم دوسری جہاز سے چلے ہوئے ایک گولہ کی آواز سنکر ڈر گئے۔ اتنے ہی میں دشمن نے ہمیں آگھیرا اور ہمیں اپنے ایک گرفتار کردہ جہاز میں جانیکے لئے مجبور کیا لیکن ہمیں اپنا اسباب دوسرے جہاز پر لیجانے کے لئے کافی مہلت دیدی۔ بعد ازاں چند گولے لگتے ہی ٹرائکس مع اپنے مال و اسباب کے سمندر کی تہ میں پہنچ گیا۔

اگلے روز میں مع اور مسافروں کے اپنے جہاز کے صحن میں بیٹھی ہوئی ایمڈن کو اور جہازوں کے ساتھ بلی چوہے کا سا کھیل کھیلتی ہوئی دیکھتی رہی میں نے سنا کہ اس نے کل سات جہاز گرفتار کئے جن کے ساتھ اگر پہلے گرفتار کئے ہوئے جہاز کو بھی شامل کر دیا جاوے۔ تو اسکی کل تعداد آٹھ ہو جاتی ہے۔ ان میں سے پانچ کو تو اس نے ڈبو دیا۔ اور دو کو مدد رکھنے کے لئے اپنے ساتھ لے لیا۔ آٹھویں سینٹ ایجبرٹ پر اس نے اپنے قیدیوں کو چلے جانے کا حکم دیا اور اس جہاز کو اپنے پیچھے آنے کے لئے کہا چنانچہ ہم نے اس حکم کی تعمیل کی سینٹ ایجبرٹ پر خوراک کا سامان بالکل نہیں رہا تھا۔ اور پانی بھی بہت کم ہو گیا تھا ایمڈن کو یہ اطلاع ملی تھی کہ ایک گرفتار شدہ کوئلہ کے جہاز کے [illegible] سے ملی اور اس نے نزدیک آ کر سینٹ ایجبرٹ کو ٹھہرا لیا۔ اور قیدیوں کو ایک اور کوئلہ کے جہاز پر سوار کر کے اسے کوچین کی طرف چلنے کا حکم دیا اور خود تقریباً دو گھنٹوں تک اس کے پیچھے پیچھے رہا

جو جہاز غرق کئے گئے۔ ان میں سے ایک برٹش انڈین کمپنی کا جہاز تھا ایمڈن نے اسکا بلا تار برقی خبر رسانی کا

AsliAhleSunnet.com

فتاوے

س نمبر ۹- زید نے ہندہ کو بایں شرط نکاح کیا۔ کہ ہندہ سن بلوغ تک ولی ہندہ یا اس کے باپ کے ہاں ہی رہنے جب اس ضمن میں عید برات آئی۔ تو ولی ہندہ سے زید نے درخواست کی۔ کہ آج عید برات ہونے کے باعث میرے گھر ہندہ کی حاضری ضروری ہے۔ جس پر ولی ہندہ نے حسب انتظام عید فوراً ہندہ کو روانہ کردینے کی شرط پر زید کے گھر روانہ کردیا۔ ہندہ جب زید کے گھر پہنچی۔ تو زید نے اپنی منکوحہ ہندہ کو ولی ہندہ کے گھر روانہ کرنے سے انکار کردیا ہندہ ہمراہ دو خاص اپنے باپ یا ولی کے گھر چلی گئی۔ ہندہ جو ابھی سن بلوغ کو نہیں پہنچی ہے۔ مرقومہ بالا شرط کے موافق باپ کے گھر ہی رہنا چاہتی ہے۔ زید نے اسی ہٹ پر کہ منکوحہ ہندہ اپنے والد کے گھر بلا اجازت چلی گئی۔ آپنے نکاح ثانی کرلیا اب زید ہندہ کو نہ طلاق دیتا ہے۔ اور نہ نفقہ۔ تو کیا اس صورت میں ولی یا پدر ہندہ کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ زید سے طلاق۔ مہر۔ نفقہ کی درخواست کرے۔ کیونکہ ہندہ ابھی نابالغ ہے۔

کیا پدر ہندہ کو شارع اسلام نے یہ اختیار دیا ہے کہ خود ہی قاضی یا مجسٹریٹ سے تنسیخ نکاح کروا دے کیونکہ زید نے ایفاء شرط نہ کی۔ جس کے نکاح ثانی نے ہندہ کی مٹی تباہ کردی ہے۔ (سائل از سودگرہ ضلع گڈطور)

ج نمبر ۹- حدیث شریف میں ہے جو جائز شرط بوقت نکاح مقرر کی جائے۔ اوسکو سب سے مقدم پورا کرنا واجب ہے۔ اس لئے ہندہ کو تا سن بلوغ باپ کے گھر میں رہنے کا حق حاصل ہے لیکن صورت مرقومہ میں نکاح ثانی نہ کرنا شرائط میں داخل نہیں۔ نہ زید کی طرف سے اور کوئی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ بجز اتنی بات کے کہ وہ ہندہ کو لاکر رخصت کرنے سے انکاری ہوا۔ اوس کا بدلہ یہ کیا گیا۔ کہ ہندہ کو کسی حیلے سے لے گئے بہرحال اگر کسی شرط کا خلاف ہوا ہے۔ تو ولی ہندہ کو اوس کے پورا کرلینے کا شرعاً و قانوناً حق حاصل ہے۔ (عصر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۰- اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ جنازہ میں صرف امام پڑھتا ہے۔ اور مقتدی کچھ نہیں پڑھتے۔ کیا یہ جائز ہے۔

ج نمبر ۱۰- دونوں کو پڑھنے کا حکم ہے۔

س نمبر ۱۱- ملائکہ کا بحکم خدا تعالےٰ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا وقوعہ آسمان کا ہے یا زمین پر

ج نمبر ۱۱- قرآن مجید میں آدم کی پیدائش کی بابت یہ ارشاد ہے۔ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ۔ مٹی سے پیدا کرونگا۔ یہ بھی فرمایا فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ سجدہ کا واقع زمین کا ہے

س نمبر ۱۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج شریف بیداری کی حالت میں ہوا علاوہ قول ابن مسعود کے اور بھی تائید کرتا ہے یا کیا۔

ج نمبر ۱۲- بہت سی روایات آئی ہیں۔ صحیح بخاری کی روایت کو بھی اس مدعا کے لئے پیش کیا جاتا ہے

س نمبر ۱۳- بروایت عائشہ صدیقہ ظاہر ہے۔ کہ اس رات آنحضور کا جسم مجیب سے علیحدہ نہیں ہوا۔ (تفسیر وحیدی) کیا یہ صحیح ہے یا تردید ہو سکتی ہے۔ شب معراج میں حضرت عیسےٰ کا حلیہ رسول مقبول نے جو بتایا۔ اس سے آنے والے مسیح کا حلیہ آپس میں حدیث سے مطابقت نہیں کھاتا۔ (کما لا یخفی)

ج نمبر ۱۳- عائشہ صدیقہ رضہ مدینہ منورہ میں آنحضرت کے پاس آئی تھیں۔ اور معراج مکہ معظمہ میں ہوا تھا اس لئے اونکی روایت اوس معراج کے متعلق نہیں جو اونکی آمد سے بھی پہلے کا ہے بلکہ وہ کسی دوسرے معراج روحانی کے متعلق ہے۔ اختلاف جزئی [illegible]

س نمبر ۱۴- ایک شخص کی معاش جوا ہے۔ اور اسپر ہی تمام کاروبار داشتی چلاتا ہے۔ اور اسی مال سے وہ خیرات۔ ضیافت۔ صدقہ فطر وغیرہ ادا کرتا ہے کیا اہل شریعت کے نزدیک اس ضیافت کا کھانا وغیرہ جائز ہے یا نہیں۔ اور شخص مذکور جوا کے علاوہ شراب وغیرہ نہیں پیتا ہے۔

ج نمبر ۱۴- حدیث شریف میں آچکا ہے۔ کہ خدا پاک کمائی کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا۔

س نمبر ۱۵- ہنود کے گھر کا کھانا کیسا ہے۔

(عبدالغنی مدرس)

ج نمبر ۱۵- ہنود کے گھر کا حلال کھانا حلال ہے حرام حرام ہے۔

اظہار تعجب: سائل نے ۸ سوال کئے ہیں۔ جن کے لئے کاغذ کا بھی بخل اور غریب فنڈ سے بھی بخل۔ صرف کارڈ پر اتنے سوال لکھ دئے۔ ایسے اصحاب کو اگر جواب نہ ملے۔ تو شکایت کس کی؟ لم تقولون۔ اس کے ساتھ ہی یہ فرمائش بھی ہے۔ کہ کوئی عمدہ حلبی قلم اور ترجمہ شاہ رفیع الدین کا نسخہ ہو۔ تو ارسال فرمادیں۔

س نمبر ۱۶- اگر کوئی شخص جان بوجھکر قرآن و حدیث و تفسیر کو لاتوں سے روندا وے۔ اور وہ اپنے کو مسلمان کہتا ہے۔ یہ اپنے کو مسلمان لکھنے کا مستحق ہے یا نہیں۔ یا یہ کہ وہ کافر ہے۔

ج نمبر ۱۶- مسلمان کہلانیوالا ایسا نہیں کرسکتا اسلئے جب تک ایسا کرنیوالے کا بیان صحیح نہ پہنچے صحیح فتوےٰ نہیں دیا جاسکتا

س نمبر ۱۷- رات کو جو خواب میں احتلام ہوتا ہے اوسکا غسل واجب ہے۔ اگر کسی کو خواب میں ایسا معلوم ہوا۔ کہ میں صحبت کرتا ہوں۔ اور آنکھ اوسکی کھلگئی۔ اور انزال نہ ہوا۔ تو اوس بارے میں کیا حکم ہے۔ حدیث سے ثبوت کرنا عین جمالی ہوگا۔ (فقیر آدم انوری جنوبی افریقہ) بسطولین

ج نمبر ۱۷- حدیث میں ہے۔ الماء من الماء یعنی احتلام کی حالت میں اگر انزال ہو۔ تو غسل واجب ہے۔ انزال نہ ہو۔ تو غسل واجب نہیں ۸ر داخل غریب فنڈ۔

اطلاع

بارہا لکھا گیا ہے۔ کہ فی سوال ۔ رقم از کم بھیجنا چاہئے۔ جو داخل غریب فنڈ ہوکر موجب ثواب ہوتا ہے۔ لیکن باوجود کئی بار اطلاع دینے کے پھر بھی کئی صاحب تساہل کرتے ہیں۔ لہٰذا گذارش ہے۔ کہ فی سوال ایک ٹکٹ اور قلمی جواب کے لئے دو ٹکٹ بھیجنا چاہئے۔ نیز استفتاء خوشخط لکھکر بھیجا کریں۔ تاکہ پڑھنے میں دقت نہ ہو

مینیجر

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

کاغذ کی گرانی جنگ کی وجہ سے کاغذ اور دیگر قابل توجہ احباب کرام مصالح طبع کی گرانی مسلم ہے اسی لئے روزانہ اخبارات (زمیندار ہمدرد) وغیرہ نے دگنی قیمت کر دی ہے بعض اخبارات (مثل پیسہ اخبار) عموم نے قیمت وہی رکھی ہے مگر حجم اخبار کا کم کر دیا ہے جس کا دوسرے لفظوں میں وہی مطلب ہے۔ جو مشکلات اور اخبارات کو لاحق ہیں۔ اہلحدیث کے لئے بھی وہی درپیش ہیں۔ کاغذ گراں ہے مصالح پریس کی قیمت چڑھ رہی ہے۔ باوجود اس کے اہلحدیث نے آج تک کسی طرح کی کمی محسوس نہیں کرائی چونکہ میرا خیال ہے کہ اہلحدیث قوم کا ہے اس لئے بغیر مشورہ قوم کے میں کوئی فیصلہ کرنا نہیں چاہتا۔ اب ہمارے سامنے تین صورتیں ہیں (الف) اخبار کی قیمت بڑھائی جاوے (ب) یا کچھ صفحات کم کئے جاویں۔ (ج) یا اہلحدیث کے بہی خواہ یا بالفاظ دیگر اس کے مالک اسکی اشاعت پر ایسی پوری توجہ کریں کہ اوسطاً فی کس ایک خریدار بڑھا کر موجودہ اشاعت سے ڈبل کر دیں۔ میں اس عملی صورت کو زیادہ پسند کرتا ہوں بشرطیکہ احباب بہت عمل شروع کر دیں۔ امید ہے احباب اپنی رائے سے مطلع کریں گے۔ وقت بہت نازک ہے۔ اللہ رحم کرے۔

محمدیہ کمپنی کا سرمایہ حسب اعلان جسقدر موجود اور وصول شدہ تھا۔ فی روپیہ ۱۳ آنہ کے حساب سے تقسیم ہونا ہے۔ ۷۔ نومبر تک کی تقسیم کا اعلان گزشتہ پرچہ میں ہو چکا ہے۔ ۸ سے ۱۴ تک مفصلہ ذیل صاحب کو تقسیم کیا گیا۔ مولوی محمد حسین رمضانپور۔ محمد اکبر دین گھرنکل۔ شیخ نذیر الدین احمد گوجرانوالہ۔ محمد حسین راجو گھیرٹی۔ سید کرم شاہ ساہیوال۔ بابو عبدالرحمن خانیوال۔ مولوی محمد حسین بکہوکے۔ سید شرف الدین رانی ساگر مولوی عبدالرؤف لاموہ۔ شیخ عبدالحی سنبھل فیض محمد حسین سردار خاں۔ نصیر خان طولیہ۔ بہادر حسرت شاہ۔ شاہی۔ مولوی امداد حسین کنہتوہ مولوی محمد دکبا دکی

اور بھی بعض اصحاب کے خطوط آئے ہیں۔ ان کو بھیجا جائیگا۔ جنہوں نے ابھی خط نہیں بھیجے۔ وہ بھی بھیجکر منگوالیں۔

پریس ایکٹ کے مضروب و مقتول ۱۹۱۰ء سے جب سے کہ قانون طابع کا اجرا ہوا ۱۹۱۳ء تک ۲۲ مطابع سے ضمانت طلب کی گئی جن میں سے ۱۴ پریس عدم ادخال ضمانت کی وجہ سے بند ہو گئے۔ اور ۶ نے ضمانت کی رقم داخل کر دی۔ ایسے ہی ۱۹۱۰ء سے ۱۹۱۳ء تک ۲۸ اخبارات سے ضمانت مانگی گئی جن میں سے ۱۹ ضمانت نہ دے سکنے کے باعث بند ہو گئے۔ اور باقی ۹ ضمانت داخل کر کے جاری رہے۔ جن میں سے بعض مکرر سکرر داخل کیں یعنے ۹ میں سے ہر کی ایک ایک دفعہ ضمانتیں ضبط ہو گئیں۔ اور وہ دوبارہ ضمانتیں ادا کر کے جاری ہوئے ۱۹۱۴ء کی تفصیل ہنوز باقی ہے۔ بہی خواہان ملک کے لئے یہ قانون سوہان روح ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو جلد منسوخ کرے۔ آمین

تلاش الوردی کسی صاحب کی طرف سے ایک سوال درج ہوا تھا جن کا نام تھا۔ غلام دستگیر الوردی۔ ان صاحب کا پورا پتہ مجھے مطلوب ہے۔ وہ صاحب خود یا کوئی صاحب انکی طرف سے اطلاع بخشیں۔ تو احسان ہوگا۔ اے سکے۔ الوردی پی رانیب جنوبی افریقہ۔

جنازہ غائب اور دعاء مغفرت نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ میاں صداقت مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی کے داماد طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ اناللہ۔ اور امرتسر کے ایک پرانے مخلص دوست حکیم بدرالدین صاحب بھی انتقال کر گئے مرحوم بڑے نیک سیرت۔ نیک خلق متواضع بزرگ تھے سید عبداللہ صاحب متولی مسجد اہلحدیث بلاری بھی انتقال کر گئے۔

جالندھر کے نہایت نیک مزاج مولوی دوست محمد صاحب مع اپنے فرزند کے رحلت کر گئے

ناظرین سے درخواست ہے۔ کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔ خدا مولانا ممدوح اور مرحوم کے دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے

دعاء صحت ہمارے دوست بابو برکت علی صاحب اوورسیر ذی کی آنکھ نزول الماء کی وجہ سے بند ہو گئی تھی۔ اس ہفتے اپریشن کرایا ہے۔ مولوی ابراہیم صاحب بعارضہ خارش علیل ہیں۔ اور مولوی محمد صاحب دکباوی ضلع بریلی بھی سخت علیل ہیں۔ ایک اور صاحب عبداللہ ساکن مقام دھینگ لکھتے ہیں۔ میں بعارضہ بخار مبتلا ہوں۔ ناظرین ان سب کیلئے دعاء صحت کریں خدا ان سب کو صحت بخشے۔ اللھم اشفھم بشفائک وداوھم بدوائک وعافھم بفضلک

تلاش کتاب التحفة المنصفيه والهدية الاحمدية۔ فی ادلة سماع الموتى وحياتهم السرمدية در بارہ جواز سماع موتے میری نظر سے گذری کسی صاحب نے اسکا جواب دیکھا ہو۔ تو اطلاع دیں (محمد شریف خریدار ۳۰۲۵)

چنبل کی دوا شیخ دین محمد صاحب نے مرض چنبل کی دوا طلب کی ہے۔ آپ انکو اطلاع کر دیں کہ خاکسار سے لیں یا خط لکھیں۔ میں آسان دوا بتا دونگا۔ انشاءاللہ بہت جلد تکلیف دور ہو جائیگی۔ حکیم نور الدین لاہور موچی دروازہ

مقتولین جنگ کا اندازہ یورپ جنگ کے ہونے کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوگا۔ کہ اس ہفتے خبر آئی ہے کہ صرف جرمنی کے مقتول مجروح اور مفقود لوگوں کا اندازہ ۱۲ سے ۱۵ لاکھ تک ہے۔ باقی سلطنتوں کا بھی اندازہ سمجھ لینا چاہیے۔ کیونکہ یہ امر بعید از قیاس ہے۔ کہ ایک طرف کے مریں اور دوسری طرف کے نہ مریں۔ آسٹریا سرویہ ہنگری۔ روس۔ فرانس۔ جاپان اور انگریز۔ بلجیم وغیرہ ان سب کا قیاس لگایا جاوے۔ تو اہلحدیث مورخہ ۲۳ اکتوبر میں جو ایک حدیث کی پیشگوئی اس جنگ کے متعلق لکھی تھی۔ کہ قیامت سے پہلے ایک عظیم جنگ ہوگی۔ اس کے صدق میں شبہ نہیں رہتا۔ العظمة لله

لاہور کی آریہ سماج نے اس سال بھی اپنے سالانہ جلسہ پر مذہبی کانفرنس کا وقت تین روز ۹ گھنٹے رکھا کہ مباحثہ میں حصہ لینے والے اصحاب ۲۰۔ نومبر تک سکرٹری

آٹھ قسطیں امرتسر سے بھیجیں۔ از کوئٹہ عصر۔ از حیدرآباد دکن عصر

انتخاب الاخبار

مسٹر اسکوئتھ وزیر اعظم انگلستان نے تقریر کرتے ہوئے سلطنت ترکی کے متعلق کہا ہے :-

پس مجھے یہ پیشگوئی کرنے میں تامل نہیں۔ کہ گورنمنٹ مذکور (ترکی) تلوار ہی کے گھاٹ اتاری جائے گی۔ ہم نے نہیں بلکہ خود اس نے نہ صرف یورپ بلکہ ایشیائی قلمرو عثمانیہ کی موت کی گھنٹی بجائی ہے۔ ترکی کے غائب و پنہاں ہو جانے سے مجھے امید ہے۔ کہ وہ باعث بھی مفقود ہو جاویگا۔ جس نے دنیا کے بعض بہترین علاقہ کو کئی نسلوں سے چھپا رکھا ہے۔

نزلہ بر عضو ضعیف۔ مسٹر اسکوئتھ وزیر اعظم انگلستان نے ترکی کی نسبت تقریر کرتے ہوئے ایک پیشگوئی بھی کی ہے۔ مسٹر اسکوئتھ ایسے مدبر کو معلوم نہیں۔ کونسی غیر معمولی ضرورت ترکی کی قطعی تباہی کے متعلق پیشگوئی کرنے کی آپڑی تھی۔ بجائیکہ جرمن کی نسبت بھی ایسی کوئی پیشین گوئی قطعی یورپ سے معدوم کردینے کی نہیں کی گئی (مدیر اخبار)

جرمن جنگی جہاز ایمڈن جس نے ہندوستان کے سمندروں میں ۱۷ جہاز غرق کئے تھے آخر سنگاپور سے بارہ سو میل شمال مغرب کی طرف جزائر کوکو کے کنارے پر تباہ کر دیا گیا۔

جس جہاز نے ایمڈن کو تباہ کیا ہے۔ اس کا نام سڈنی ہے۔

ایمڈن کے دو سو آدمی مقتول اور تیس زخمی ہوئے ایمڈن کا کپتان اور قیصر جرمنی کا بھتیجا بچ گئے ہیں جو گرفتار کر لئے گئے۔

ایمڈن کی تباہی پر تمام سلطنت برطانیہ میں خوشی ظاہر کی گئی ہے۔

ملک چلی (جنوبی امریکہ) کے ساحل کے قریب جرمن اور انگریزی جنگی جہازوں کا مقابلہ ہو گیا جس میں دو انگریزی جنگی جہاز گڈ ہوپ اور نامتھ غرق ہو گئے ایک انگریزی مسلح جہاز نائیجر پر ایک جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا۔ جس سے وہ ۲۰ منٹ میں غرق ہو گیا۔

انگریزی جنگی جہاز چاتھم نے ایک جرمن جنگی جہاز کونگسبرگ کا تعاقب کرکے اسکو دریائے فیگارہ میں بند کر دیا ہے

برلیلا کے فرشتہ کے ایک جنگی جہاز نے بحیرہ اسود میں روسی بندرگاہ پوٹی پر گولہ باری کی لیکن روسی توپوں کے گولوں نے اسکو پسپا کر دیا

بحیرہ اسود کے روسی بیڑہ نے سونجولاک پر گولہ باری کی اور باربرداری کے تین جہازوں کو غرق کر دیا۔

ہندوستانی فوجی جمعیت اور بحری بریگید نے فاؤ پر قبضہ کر لیا جو خلیج فارس میں شط العرب کے دہانہ پر واقع ہے

روسی فوج نے مقام کوپری کوئی پر قبضہ کر لیا ہے

ترکی فوج نے جرمن افسروں کے زیر کمان کوپری کوئی کو واپس لینے کی کوشش کی لیکن روسی کہتے ہیں کہ ہم نے اسے پسپا کر دیا۔

ترکوں نے جدہ کی روشنی کے میناروں کی روشنیاں گل کر دی ہیں

سنگٹاؤ کی حوالگی شرائط پر دستخط ہو گئے ہیں اور شہر جاپانیوں کے حوالہ کر دیا گیا ہے

روما کی خبر ہے۔ کہ روسی فتوحات سے خوفزدہ ہو کر قیصر نے روس سے صلح کی ابتدائی شرائط پیش کی تھیں لیکن روس نے انہیں مسترد کر دیا۔

لارڈ کچنر نے گرینڈ ڈیوک نکولس سپہ سالار افواج روس کو روسی سپاہ کی کامیابیوں پر مبارکباد کا تار بھیجا ہے۔

اس کا شبہ ہوا ہے کہ جرمنوں نے اسکاٹ لینڈ میں ایک خفیہ ہوائی سٹیشن قائم کر رکھا ہے۔ اس کے دریافت کرنے کے لئے گورنمنٹ انگریزی نے انعام مشتہر کیا ہے۔

ٹائمز کا نامہ نگار امسٹرڈم سے لکھتا ہے۔ کہ جرمن ہیڈ ویسٹ فیلیا کے مقام منسٹر میں ۱½ لاکھ تازہ دم فوج فراہم کی گئی ہے۔

کمانڈر انچیف افواج ہندوستان کا بیٹا میدان جنگ میں مارا گیا ہے۔

سول کا خاص نامہ نگار لندن سے اطلاع دیتا ہے کہ قیصر جرمن نے فوج کو حکم دیا ہے۔ کہ ایک بار پھر انگریزی فوج پر حملہ کرکے کیلے تک پہنچنے کی کوشش کریں۔

ہندوستانی افواج کی بہادری کے کارناموں سے فرانس اور انگلستان کے اخبارات لبریز نظر آتے ہیں

جرمنوں نے ایک اور مقام ڈکسموڈ پر قبضہ کر لیا ہے

روسی اپنی حال کی فتح کو سب سے بڑی فتح سمجھتے ہیں

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ آسٹریلیوں کو سخت شکست دیکر انہوں نے پھر جاروسلاؤ پر قبضہ کر لیا ہے۔

ڈچ اخبارات کا بیان ہے۔ کہ جرمن بلجیم سے اپنی افواج مشرق کی جانب بھیج رہا ہے۔

روسی اعلان مظہر ہے کہ وہ پھر پرزمسل کا محاصرہ کر رہے ہیں۔

آئرلینڈ میں ۴۴ ہزار آدمی لارڈ کچنر کی فوج میں بھرتی ہوئے ہیں۔ جن میں سے بارہ ہزار السٹر کے باشندے ہیں

فلینڈرز (بلجیم) میں لڑائی کے متعلق برطانیہ کا سرکاری بیان اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ جنگ نہایت شدت سے جاری ہے۔ اور ہمیں سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ مگر دشمن کا ہم سے بھی زیادہ نقصان ہوا ہے۔

روسی سپاہ نے جرمنی کے علاقہ میں گھسکر بہت سے قصبوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمنی اور آسٹریا تھورن کراکو کے خط مدافعت پر تیس لاکھ فوج جمع کر رہے ہیں۔

جرمن عورتوں نے عہد کیا ہے۔ کہ جب تک جرمنی پیرس پر قابض نہ ہو جائے۔ وہ فرنچ طرز کی پوشاکیں استعمال نہیں کرینگی۔

ژالہ باری گذشتہ شب یکشنبہ کی درمیانی رات میں بارش ہوئی۔ اور بارش کے ساتھ کثرت سے اولے برسے۔ اسوقت کا منظر نہایت خوفناک تھا خدا کرے اسکا اثر فصلوں پر نہ ہو۔

AsliAhleSunnet.com

مومیائی

۲/۶۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق و دمہ۔ کھانسی۔ نزلہ۔ بزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے۔ سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے

ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی

قیمت

فی چھٹانک ۲/ دو چھٹانک ۴/ پاؤ بھر ۸/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ ٹکٹ محصول

تازہ شہادات

جناب شیخ نجیب اللہ صاحب مقام بھدوک ضلع بالیسر لکھتے ہیں:۔ کہ ۳ چھٹانک مومیائی بذریعہ ویلیو پارسل کے پتہ ذیل سے روانہ کریں۔ آپکی مومیائی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے جلدی ارسال کریں۔ بہت لوگ خواہشمند ہیں (۵-اکتوبر ۱۴ء)

جناب منشی محمد علی صاحب گھوڑاگھاٹ ضلع دیناجپور تحریر کرتے ہیں۔ کہ آپکا مومیائی استعمال کرکے فائدہ ہوا اب از راہ مہربانی ایک چھٹانک مومیائی جلدی روانہ کریں (یکم اکتوبر ۱۴ء)

جناب ابو النعمان حنا از متو ناتھ بھنجن اعظمگڈھ لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مومیائی بپتہ ذیل۔۔۔۔ ویلیو کر دیجئے آپکی یہ دوا واقعی نافع ہے۔ (۱۵-اکتوبر ۱۴ء)

جناب مولوی محمد عبدالرحیم صاحب مقام انبوہا ضلع بیربھوم (بنگال) سے رقمطراز ہیں کہ جناب کی مومیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی الحمد للہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس باعث میرے ایک اور حبیب نے مجھکو کہا کہ میں دمہ۔ کھانسی میں حیران رہتا ہوں مجھکو بھی چھٹانک منگوا دیجئے پس مہربانی کرکے جلدی بھیجو۔ (۱۹-اکتوبر)

ملنے کا پتہ

پروپرائیٹر دی میڈیسن الحسینی کٹرہ قلعہ امرتسر

نہایت مفید ضروری اور کارآمد کتابیں

۲۴/۵۲

تحفۃ النساء یا فیملی ڈاکٹر ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف۔ جو اپنے بیش بہا فوائد و محاسن کیوجہ سے حضور لیڈی صاحبہ لاٹ صاحب بہادر پنجاب کی منظور و مقبول شدہ ہے۔ اسمیں عورتوں کے کتخدا ہونے سے لیکر دوران بلوغ۔ شادی۔ حمل۔ وضع حمل۔ وغیرہ کے جملہ امراض و تغیرات شکایات جیسے ولادت حمل یا اسقاط یا اٹھرا وغیرہ کے عوارضات۔ بچوں کے متعلق جملہ تکلیفات نشوونما پرورش۔ تغیرات اور انکے اسباب و علامات مع علاج و مفید ہدایات ضروری نسخہ جات۔ مجرب نسخہ جات و تراکیب بڑی شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں ملک کے معزز و سربرآوردہ حکما و ڈاکٹر صاحبان کی رائیں ہیں کہ ہر گھر میں ہونا نہایت ضروری۔ مفید اور کارآمد کتاب ہے عہ

لیکچرار یا واعظ واعظوں۔ مقرروں یا پبلک سپیکروں کیلئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے تقریر یا وعظ میں دقت کیوں کر ہوتی ہے تقریر کرنیوالے کیوں کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ان کے مفصل اسباب بیان کرنے کے بعد تقریر میں روانی پیدا کرنے اور تقریر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع واضح طور پر بتائے گئے ہیں مبتدی کے لئے نہایت عمدہ تحفہ ہے۔ آخر میں ملک کے سربرآوردہ صاحبان کے مفید لیکچر بھی درج ہیں۔ قیمت اصلی ۱۲/ رعایتی ۱۲/

تجربات دہ من دور دراز کے وہ لوگ جو اشتہاری ادویہ فروشوں کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر صدہا روپے ضائع کرتے ہیں۔ وہ اس کتاب کو منگوا لیں۔ اسمیں قریباً تمام مشہور اشتہاری ادویہ۔ بال اڑانے کا عرق۔ تیل۔ صابون ہر قسم کے خضاب ہیرا پھیری اور فرار کے علاوہ ملک کی مختلف صنعتوں بٹن بنانا۔ بیم بتی بنانا۔ منجن وغیرہ بیسیوں نسخے مع تراکیب دیئے گئے ہیں اس کتاب کے ہوتے ہوئے اشتہاری دواؤں پر روپیہ برباد کرنا نہیں پڑتا۔ اصلی قیمت ۱۲/ رعایتی ۱۰/

کریم اللغات جدید نئی طرز۔ سرکاری تقطیع۔ بہت سے الفاظ اضافہ کرکے حروف تہجی کی ترتیب پر لکھے گئے ہیں اردو دان صاحب کے لئے نہایت کارآمد طلباء کیلئے نہایت مفید۔ الفاظ کے صحیح معنی ۶/

چشمہ حیات یعنی خلق۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ نامردی اور جوانی کی غلط کاریوں سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں ان کا قدیم و جدید تحقیقات اسباب و علامات اور انکا علاج۔ مفید ہدایات و مجربات اسمیں درج ہیں ۶/

دنیائے اسلام اور عیسائیت اسلام نے کسطرح ایک ہزار سال تک سیاسیات اور علوم و فنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے پر آشوب مصائب میں مبتلا ہے ان کا ذکر اور علاج۔ ہر مسلمان کیلئے جس کے پہلو میں دل اور دل میں درد ہے۔ اسکا مطالعہ از بس ضروری ہے

سیر دیہات یا زمینداروں کی ذلت و ادبار کا بیان۔ سرکاری اہلکاروں کے مظالم۔ انکی لوٹ کھسوٹ۔ خلاف قانون کارروائیاں۔ دہقانوں کی جاہلانہ بے بسی۔ سود خوار بنیوں کے ہتھکنڈے۔ سرکاری ٹیکس۔ فیس۔ سوائی بشر کانہ رسوم کے سبب تباہی کے دردانگیز حالات اور اسباب بیان کرکے ان کا علاج بتایا گیا ہے۔ اصلی قیمت ۸/ رعایتی مع محصول عہ

ملنے کا پتہ۔ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاکخانہ بازار کٹھیاں

اسلام اور علمائے فرنگ اسلام کی عظمت۔ صداقت۔ فضیلت پر یورپین نامور فضلاء۔ مورخین۔ فاضلوں کی آراء کا مجموعہ عہ

AsliAhleSunnet.com

دفتر اہلحدیث کی مطبوعات

تفسیر ثنائی اردو ۱۵/ — پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ اور اس کے نیچے [illegible] دوسرے کالم میں مختصر [illegible] لفظوں کو تفسیر میں لے کر تشریح کی گئی ہے [illegible] مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دلائل عقلیہ و نقلیہ سے دئیے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ تفسیر [illegible] جلدوں میں ہے

جلد اول سورہ فاتحہ۔ بقرہ
" دوم سورہ آل عمران و نساء
" سوم سورہ مائدہ انعام۔ اعراف
" چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ
" پنجم تا سورہ فرقان
" ششم تا سورہ یٰسین

ہر جلد الگ الگ بھی [illegible] خریدار سے مع محصول [illegible]

تقابل ثلاثہ — توریت۔ انجیل۔ اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول [illegible]

اجتہاد و تقلید — اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے۔ قابل دید ہے قیمت ۳/

القرآن العظیم — قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت۔ قیمت ۱/

الہام — الہام کی تشریح اور آریوں کا رد ۱/

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن — مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل القرآن کے مفصل رسالہ متعلق نماز کا کامل جواب قیمت ۲/

الہامی کتاب — وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۶/

سر کوب بدعت — بدعات کا رد ۱/

نبراس [illegible] کا جواب قابل دید [illegible]

تہذیب — عیسائیوں کے فرائض [illegible]

جہاد وید — وید اور دیگر آریہ کتابوں سے جہاد کا ثبوت دیا گیا ہے۔ قیمت ۳/

ادب العرب — صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے [illegible] طالب علم [illegible] مطلب سمجھ لے۔ اور کامیاب ہو سکے۔ علمائے گرامی نے پسند فرمایا ہے۔ قیمت ۶/

خصائل النبی — شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ قیمت ۱/

مناظرہ نگینہ — مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ قیمت ۱/

ترک وید — غازی محمود دھرمپال کی تازہ تصنیف جس میں ویدوں کے غیر الہامی ہونے کا ثبوت دیا ہے ۶/

[illegible] **تہذیب الاسلام** — جلد اول [illegible] جلد دوم [illegible] جلد سوم ۳/ جلد چہارم [illegible] قیمت ۸/

اہلحدیث کا مذہب یعنی مذہب اہلحدیث یعنی محدثین کے مسلمہ مسائل کا بیان ۳/

اسلام علیکم — اسلامی سلام کے احکام قیمت ۱/

میل ملاپ — اتفاق کا سبق دینے والا ۳/

اسلامی تاریخ — آنحضرت صلعم کی زندگی کے حالات مبارکہ بچوں کے لئے بہت مفید ۱/

اسلام اور برٹش لاء یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب فلاح ہے ۴/

بحث تناسخ — تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت ۲/

شادی بیوگان اور نیوگ ۱/

رسوم اسلامیہ — رسوم قبیحہ کی تردید ۱/

حدوث دنیا — [illegible] کا رد ۱/

شریعت و طریقت — [illegible]

[illegible] حنفیوں کے جواب میں [illegible] قیمت

الفاروق — حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مؤلفہ مولانا شبلی ۳/

البرہان العجاب — فاتحہ خلف الامام کے ثبوت میں لاجواب [illegible] بشیر احمد سہسوانی قیمت ۴/

[illegible]

رولس اینڈ پلورلز — فارسی عربی الفاظ کے مصادر اور ان کی انگریزی درج ہے۔ سکولوں اور کالج کے طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۰/

حدیث نبوی اور تقلید شخصی — دونوں مضامین پر بحث قیمت ۲/

صحیفہ محبوبیہ — قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید۔ قیمت ۴/

کلمہ طیبہ — اس رسالہ میں کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تفصیل اور تشریح بڑے لطیف پیرایہ میں کی گئی ہے۔ قیمت ۱/

الہامات مرزا — مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید۔ مع جواب آئینہ حق نما۔ ۵/

حدوث وید — قدامت وید کا ابطال وید سے ۱/

سوامی دیانند کا علم و عقل ۱/

نماز اربعہ — اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ اور اسلامی عبادت کی فضیلت کا ثبوت ۲/

ترک اسلام — رسالہ ترک اسلام کا مکمل۔ اور مفصل جواب ۶/

الفوز العظیم — قرآن کریم کی قسموں کی حکمت ۳/

سیرۃ البخاری — امام بخاری کی سوانح عمری ۱۲/

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

راجپوت [illegible] پرنٹنگ ورکس لاہور میں [illegible] گوپال سنگھ پرنٹر کے چھپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل)، مالک نے شائع کیا۔

AsliAhleSunnet.com